THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, June 04, 2012
(82nd Session)
Volume VI No.02
(Nos.01-08)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran …………………….	1
2.	Leave of absence ……………………........................	2
3.	Fateha………………………………………………..	2
4.	Discussion on the Finance Bill 2012…………………	3-57

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume VI **No.02** **SP.VI(02)/2012** **15**

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, June 04, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty nine minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Sabir Ali Baloch) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ وَ فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔

ترجمہ: جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کیے۔ اور ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں بنائیں۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت، بعض کی بہت سی شاخیں ہیں اور بعض کی اتنی نہیں ہوتیں (باوجودیکہ) پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے۔ اور ہم بعض میووں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں۔ اس میں سمجھنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ (سورۃ الرعد آیات 3 تا 4)

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: ہم پہلے leave applications لے لیتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد فروغ نسیم ذاتی مصروفیات کی بنا پر اکیاسویں اجلاس کے دوران مورخہ گیارہ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: حافظ حمداللہ صبور نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4تا 7 جون ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Acting Chairman: Today, we will start consideration of the following motion moved by Dr. Abdul Hafeez Shaikh, Minister for Finance.

Fateha

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! اس سے پہلے میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میاں رضا ربانی صاحب کے والد کا انتقال ہو گیا ہے، اس کے علاوہ ریٹائرڈ سینیٹر عفران صاحب، جن کا تعلق پی پی شیرپاؤ سے تھا، ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے۔ پہلے ان کے لیے دعائے مغفرت کر لی جائے اور سینیٹ کی طرف سے میاں رضا ربانی صاحب کو ان کے والد اور سابقہ سینیٹر عفران صاحب کو ان کی بیوی کے حوالے سے standard consensus resolution of condolence بھیجا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈار صاحب! آپ دعا کرا دیجیے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Acting Chairman: Today, we will start consideration on the following motion moved by Dr. Abdul Hafeez Shaikh, Minister for Finance, Revenue, Planning and Development, Economic Affairs and Statistics on 1st June, 2012. The members who want to

participate in the discussion may give their names to the Secretary please.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: چیئرمین صاحب! جو parliamentary tradition کئی دہائیوں سے یہاں بھی follow ہو رہی ہے، وہ یہ ہے کہ جو بھی Leader of the Opposition ہو، he is supposed to open the debate قومی اسمبلی میں بھی ہے اور یہاں بھی یہی ہے۔ نام تو دے دیں گے

but I would ask to give the floor to me and let me remind you there is no time constraint on the Leader of the Opposition. It is the Parliamentary tradition.

Mr. Acting Chairman: Dar *sahib*, we love you should be a part of the discussion. It is a healthy sign that for the first time you are opening this debate. So, you are welcomed and we start it with the Leader of the Opposition.

Discussion on the Finance Bill 2012

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! میں اپنے ان تمام ساتھیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ پر یہ confidence repose کیا کیونکہ مجھے بحیثیت Leader of the Opposition کسی major subject پر بولنے کا مجھے یہ پہلا موقع ملا ہے۔ قائد ایوان نے اس دن بہت اچھے کلمات کہے اور اس کے علاوہ دونوں اطراف سے بھی بڑے اچھے کلمات کہے گئے، میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بھی remind کروانا چاہتا ہوں کہ آپ نے مسلم لیگ (ن) کا ایک stated stance دیکھا اور وہ stance پچھلے کئی دنوں سے آپ نے قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی دیکھا۔ اس کا طریقہ کار مختلف تھا۔ سینیٹ کا اپنا ایک tradition and culture ہے لیکن دونوں ایوانوں میں جو policy matter ہے اس میں مسلم لیگ (ن) کا ایک stated public stance تھا اور ہے کہ جو فیصلہ آیا تھا، آپ کو پتا ہی ہے اس حوالے سے وزیراعظم صاحب نے فرمایا تھا کہ میں اپیل نہیں کروں گا۔ سپیکر صاحبہ نے اپنی ruling دی وغیرہ وغیرہ لیکن مسلم لیگ (ن) یہ سمجھتی ہے کہ اس فیصلے کے بعد Speaker کا role ایک Post Office کا تھا، میں اس بحث میں

نہیں پڑنا چاہتا۔ اسی وجہ سے ہماری پارٹی کے ایک رکن اس ruling کو سپریم کورٹ میں challange کر چکے ہیں۔ ابھی میں اپنی parliamentary party meeting سے آ رہا ہوں۔ میں exaggeration نہیں کروں گا اگر میں کہوں کہ اسی سے نوے فیصد لوگوں کی یہ considered opinion تھی کہ ہمیں اس بحث کو open نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے اپنے رفقاء کو convince کیا کہ یہ ایک parliamentary matter ہے، budget ہے۔ ہمیں اپنے views کم از کم record پر ضرور لانے چاہئیں کہ شاید کسی کو کوئی اچھی چیز سمجھ میں آجائے اور اسے adopt کر لیا جائے اور پاکستان کے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے مسائل کی طرف توجہ دلانا ہماری ذمہ داری ہے۔ میں ان حالات میں آپ کے سامنے یہ جرات کر رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ بجٹ کو بالکل ایماندارانہ طریقے کے ساتھ، analyze کروں اور record پر آپ کو ایک factual position دوں تا کہ ہمارے ساتھی بھی educate ہوں اور ایماندارانہ طور سے اپنی party position اور views item by item پیش کروں۔

جناب چیئرمین! بجٹ صرف figures کا میزانیہ یعنی آمدن اور اخراجات کا ایک balanced document بنا کر پیش کرنا نہیں ہوتا۔ بجٹ کی بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اگر آپ کے ملک میں macro economic imbalances, macro economic instability, macro economic issues ہیں تو ہم من حیث القوم ان چیزوں کو correct کریں کیونکہ دنیا میں جو sovereign nations ہیں، اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان ایک ایٹمی قوت ہے لیکن اس کو maintain and sustain کرنے کے لیے ہمیں economic power بننے کی بھی ضرورت ہے اور اس goal کو حاصل کرنے کے لیے جو میاں نواز شریف صاحب کا goal ہے اور وہ کئی مرتبہ کہہ چکے ہیں کہ پاکستان کو Asian Tiger بننا چاہیے، اگر ہم نے وہ goal achieve کرنا ہے تو ہمیں اپنی معیشت کو اتنا مضبوط کرنا ہو گا کہ ہمارا ہر قدم خود انحصاری کی طرف بڑھے۔ یہ شاید بڑا مشکل sound کرے کہ کیسے ہو گا لیکن قوموں میں یہ ہوتا ہے there is always a first step towards a very long journey. مجھے افسوس ہے کہ ہم نے جب تعاون کا ہاتھ بڑھایا، میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا کیونکہ record موجود ہے، سینیٹ کی تقاریر موجود ہیں اور 2008 میں اسی نظریے کے ساتھ محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کے ساتھ جو understanding ہوئی تھی کہ ہم پاکستان کو اس بھنور سے نکالیں گے۔ ہم پاکستان کے عوام کی مشکلات کو دور کریں گے اور مل کر پاکستان کو ایسی معاشی ترقی کی راہ پر

ڈالیں گے کہ ایک دن پاکستان دنیا کے بہترین ممالک کی صف اول میں شامل ہو اور دنیا اس کی معاشی ترقی کو recognize کرے اور ہم ایک خود انحصار ملک بنیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے atomic deterrence سے نوازا ہے۔ جہاں ہم دنیا میں ایک ایٹمی قوت بنے ہیں، وہاں ہم ایک economic power بھی بنیں۔ دوسری بڑی طاقتیں کو دیکھیں، ماسوائے روس کے، وہ تمام ایٹمی قوتیں economic powers بھی ہیں۔ جب تک ہم اس کو maintain نہیں کریں گے، بات نہیں بنے گی۔ اسی لیے ہمیشہ آپ کو undermine کرنے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی جب تک ہم ایک بھکاری ملک کی طرح دوسرے ممالک کی طرف دیکھیں گے تو پھر آپ کی وہ عزت و توقیر نہ ہو گی اور وہی ہو گا جو Carry-Lugar Bill کے حوالے سے messages ملتے ہیں۔ آپ کو جو CSF messages کے funds delay کرنے کے حوالے سے ملتے ہیں اور پھر پاکستان میں اس طرح کی problems آتی رہیں گی۔

ہمارے جو major indicators ہیں، میں آپ کی توجہ ان کی طرف دلاؤں گا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ میں honestly analyze کروں گا and I am open to any debate میں اس میں اپنے figures quote نہیں کروں گا بلکہ حکومت کے اپنے جو credible documents ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ آپس میں least بحث کا باعث بنتے ہیں کیونکہ اگر ہم ایسا figure لیں جو حکومت کی اپنی کتابوں میں ہو تو یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔ جناب چیئرمین! ہمارے جو main issues ہیں، میں نے عرض کیا کہ اس وقت پاکستان کے جو macro economic imbalances ہیں، ان کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا اور پھر تفصیل سے آپ کی اجازت سے عرض کروں گا۔ Basically ہماری low economic growth GDP growth ہے۔ ہماری جو population اور growth ہے، اگر آپ پچھلے چند سال کے figures دیکھیں تو پتا چلے گا کہ چار سال کی average growth تین فیصد سے بھی کم ہے۔ پہلے سال 1.7 تھی، پھر 3.1 پھر 2.4 اور اب جو سال ختم ہونے والا ہے، اس کے لیے 3.7 کی بات کر رہے ہیں۔ اگر آپ ان کو average کریں تو نظر آئے گا کہ یہ 2.5% growth ہے۔ جناب! ہماری population increase بھی اتنی ہے اور اگر کسی بھی ملک کی growth اس کی population growth کے برابر ہو تو virtually real growth is zero. یہی وجہ ہے کہ آپ آج پاکستان میں معاشی مسائل دیکھ رہے ہیں، عوام کا بلبلانا، غربت، مہنگائی اور تمام مسائل اسی وجہ سے ہیں کہ ہماری GDP growth بہت کم ہے۔ ہمارے

زمانے میں، میں 1993 کی بات کر رہا ہوں کہ یہ %7.7 تک گئی۔ پھر مشرف کے زمانے میں ایک مرتبہ اوپر گئی تقریباً %6 سے زیادہ لیکن میں نے اس وقت بھی اس floor پر یہ عرض کیا تھا کہ یہ جو growth ہے، کاش ان کو funds کی جو one time opportunity ملی اور 9/11 کے بعد پاکستان میں جو inflow ہوا، ہم پاکستان میں اپنے real sector, agriculture, industry کو grow کرتے، ہم small and medium enterprises and business کو support کرتے جو کہ کسی بھی economy کی backbone ہوتی ہے مثلاً .Japan and western countries ہمیں وہ growth تو ملی لیکن جب mobile phone, air conditioners and fridges کی local demand ختم ہو گئی تو ہم نے دیکھا کہ وہ دوبارہ dip کر گئی اور پھر global economic crisis بھی آ گئے۔ یہ اس ملک کا پہلا issue ہے کہ ہم اس کو کس طرح فوری طور پر کم از کم 6, 7% growth پر واپس لے کر جائیں اور تقریباً %8 کریں، آپ کا ہمسایہ انڈیا پچھلے پانچ سال سے growth %8 کر رہا ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا کہ پچھلے پانچ سال سے ان کی energy growth 7% ہے۔

ہمارا 2nd major issue energy shortage ہے جو آپ بھی دیکھ رہے ہیں، ہم بھی دیکھ رہے ہیں۔ پورے ملک میں چیخ و پکار ہو رہی ہے اور ہمارے سارے معاملات، وہ چاہے GDP growth, business or industry ہو، ہسپتالوں میں بیچارے مریض ہوں، گھروں میں لوگ ہوں، اس وقت load shedding کا جو size بن گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ناقابل برداشت ہے۔ Energy issue جس سے پاکستان کی عوام بلبلا رہی ہے، میں صرف problem flag نہیں کرنا چاہتا، اس کے ساتھ کچھ suggestions بھی دینا چاہتا ہوں کہ آپ اس کو کیسے ٹھیک کر سکتے ہیں لیکن اس کے لیے political will, transparency, good governance, hard work کی ضرورت ہے۔ Unfortunately افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور مجھے بہت دکھ ہوا جب وزیر خزانہ کو تقریر میں یہ کہنا پڑا کہ ''ہم پچھلے سال کے macro economic indicators achieve نہیں کر سکے''۔ یہ انہوں نے خود کہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ election year ہے۔

(اس موقع پر وزیر خزانہ سینیٹر ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ ایوان میں تشریف لائے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: وہ آ گئے ہیں، welcome Sheikh *sahib* میں آپ سے اظہار ہمدردی کر رہا ہوں۔ مجھے افسوس اور دکھ ہے کہ انہیں یہ کہنا پڑا کہ ہم اپنے macro economic

نہیں کر سکے۔ مجھے افسوس اور دکھ ہے کہ ان کو یہ کہنا پڑا کہ یہ election indicators achieve year ہے۔ آپ professional ہیں، چاہیے تھا کہ آپ macro economic reforms کی direction کے لیے ڈٹ جاتے اور کہتے کہ نہیں کہ اس میں پاکستان کی بہتری ہے۔ چار سال ضائع ہو گئے تو ہو جائیں، پانچویں سال جناب وزیر اعظم صاحب اور دوسرے لوگو، میں تب ہی کام کروں گا، ان بیچاروں کو یہ جب increase 25% لے کر جاتے ہیں تو وہ ایک shot میں 50% کر دیتے ہیں اور ان کو تمام relevant documents reprint کرانا پڑتے ہیں۔ اب بھی ایک چیز میں یہ 15% increase لے کر جاتے ہیں، اس کو 20% کر کے سارا بجٹ اوپر، نیچے کر دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اللہ پر چھوڑنا چاہیے کہ elections کے results کیا ہوں گے، God is very kind عزت و ذلت اللہ کی طرف سے آتی ہے اور حکمرانی بھی اللہ کی طرف سے آتی ہے۔ ہمارا کام ہے اپنی انتہائی ایمانداری کے ساتھ political expediency کے بغیر اپنے فرائض سرانجام دیں۔ اگر چار سال نہیں ہو سکا تھا تو کم از کم اس سال ان reforms کو شروع ہونا چاہیے تھا اور economic reforms کی ایک جھلک ہم نے جنوری 2011 میں اسی team کے ساتھ وزیر خزانہ جناب حفیظ شیخ صاحب کے ساتھ present کی تھی۔ جس کا نام 10 points agenda, economic reforms agenda تھا جس پر مجھے دکھ ہے کہ آج تک خاطر خواہ progress نہیں ہو سکی۔ ہمارے energy میں مسائل کیوں اور کیسے ہیں؟ I will be fair to Mr. Abdul Hafeez Sheikh *sahib* that basically ہم دنیا میں ایسے جانے جاتے ہیں کہ جو اچھی policy بنا لیتے ہیں، کاغذوں پر اچھے منصوبے بنا لیتے ہیں، بڑے بڑے اچھے مشورے دے دیتے ہیں لیکن جب ان پر عملدرآمد کا وقت آتا ہے تو totally fail ہو جاتے ہیں۔ پاکستان کے بارے کسی نے ایک state dinner میں ایک former dignitary سے پوچھا، میں اس state dinner میں موجود تھا، کہ آپ بتائیں کہ پاکستان کے three worst problems کیا ہیں، جن کو ہمیں deal کرنا چاہیے تو اس person نے کہا چونکہ آپ نے مجھ سے کہا کہ میں بتاؤں، and now I am under command of Prime Minister Mr. Nawaz Sharif to tell and that person said implementation, implementation and implementation یعنی ہم بحیثیت nation عملدرآمد کرنے میں بالکل ناکام ہیں اور unfortunately اس حکومت کا ناکامی میں سواستیاناس ہے۔

جناب چیئرمین! 2007 and 2012 کا جو plan تھا، before I give proposal کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے تو تقریباً 11860 MW ملک کی بجلی کی capacity میں add ہونے تھے، یہ PPI کا plan and projection تھا۔ ان پانچ سالوں میں جو 2012 میں پانچ سال کا period ختم ہو رہا ہے، 3121 MW add ہوئے اور 8740 MW missing ہیں۔ آپ روز shortage کے tickers دیکھتے ہیں، کبھی 6000, 7000, 5000 اور کبھی 6500 MW کی shortage ہوتی ہے، اسی range میں ہے۔ ہم اگر اس plan کو پانچ سالوں میں implement کر لیتے تو آج پاکستان میں جو چیخ و پکار ہے، وہ بالکل نہ ہوتی۔ Somebody would ask me خاص طور پر شیخ صاحب کہ آپ کہہ تو رہے ہیں، یہ نہیں ہوا، آپ بتائیں کہ کیا کرنا چاہیے؟ I will be very honest in giving my opinion with complete responsibility, سب سے پہلے ہمارے ملک میں جو bagasse ہے، ہم اس کو جلاتے ہیں، دنیا میں اس سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ میں یہ آج نہیں کہہ رہا چونکہ بہت کہا جاتا ہے کہ PML (N) کی حکومت پنجاب میں ہے، ان کو بھی اپنا proactive role ادا کرنا چاہیے تو ہم نے role ادا کیا ہے، ہم نے NEPRA کو لکھا ہے، ہم نے Council of Common Interests کو لکھا ہے جب NEPRA نے solar energy کا upfront tariff announce کیا، اس کا حل ہی upfront tariff ہے۔ Government کا کیا کام ہے کہ اب بجلی کی shortage ہے، آپ ایک سال لوگوں کو دھکے دلوائیں کہ یہ project لگائیں یا نہ لگائیں کہ یہ آپ کی professional competence ہے کہ آپ calculate کریں کہ on the best basis یہ project کتنے کا لگنا چاہیے، اگر بجلی کی upfront tariff cost ہو گی تو آپ کو acceptable ہے۔ Let the remaining work be done by investors, by the businessmen why you should worry, ہم ان کو چکر لگواتے ہیں، وہ پھر over invoice ہوتی ہے پھر ہم ان کو rate of IRR guarantee کرتے ہیں کہ ہم آپ کو اتنا فیصد منافع دیں گے، ان کو capital protection دیتے ہیں۔ جناب! حکومت کا کام ہے کہ upfront tariff announce کرے جو bagasse سے بجلی پیدا کرے گا، مجھے اتنے روپوں میں per kilowatt acceptable ہے، جتنی بجلی دیں گے، آپ اتنے پیسے دیں گے لیکن ہماری correspondence کے بعد NEPRA نے finally with the authorities bagasse کے بارے میں announce کیا کہ upfront tariff policies میں announce کریں گے۔ ہم نے eventually تقریباً ایک سال کی محنت کے

بعد convince کر لیا لیکن biogas and biomass آپ کو جس سے تقریباً 1000 MW اور مل سکتے ہیں، وہ ابھی even Provincial Government کو shuttle کروا رہے ہیں کہ یہ data لے آئیں، raw material ہے کہ نہیں ہے۔ آپ اس raw material پر اپنا template بنا لو کہ آپ کو cost کتنی کرنی چاہیے کہ جو bagasse میں بنائے گا، میں اتنے روپے کی لوں گا، biogas میں اتنے میں لوں گا، biomass میں اتنے کی لوں گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا red tapism کا circle ہے اور ہماری جو عادت ہے، ہم اس سے باہر نکلیں، ہم investor کو چکر نہ لگوائیں، investor کو invest کرنے دیں اور ہم ان کو facilitate کریں، Government کا کام facilitation ہے۔ جناب چیئرمین! اگر ہم bagasse پر یہ کام کر لیں تو 1500 MW calculated ہے، throughout پاکستان یہ کسی ایک صوبے کی بات نہیں ہو رہی، پورے پاکستان کی بات ہو رہی ہے کہ 1500 MW کی capacity ہے، اگر آپ biomass and biogas پر ایک upfront tariff policy دے دیں and I hope that the Finance Minister in his winding up speech یہ announce کریں گے کہ ہم upfront tariff policy within three, four weeks announce کریں گے، آپ کو اس پر 1000 MW مل سکتے ہیں۔

اگلا circular debt issue ہے، again I have sympathy for Sheikh *sahib* اور میں figures later on کی بات کروں گا کہ انہوں نے borrow کیا کرنا تھا، ان کے borrow کا معاملہ کہاں پر پہنچ گیا۔ سب چیزوں کو چھوڑ کر ہمیں circular debt کو on war footing in a matter of days, if not hours حل کرنا چاہیے اور nobody other than Finance Minister of the country would and should be able to do it, اگر آپ توقع کریں کہ کہیں سے wind fall پیسے آجائیں گے اور کوئی dish out کر دے گا، یہ ہونے والا نہیں ہے۔ Circular debt کی جو credible studies ہیں، شیخ صاحب کے پاس اس کی copies ہوں گی، وہ تو 2000 سے 2500 MW کی بات کرتے ہیں، میں اس کو conservative figure 1500 MW لے لیتا ہوں۔ آپ نے دیکھا energy conference ہوئی اور جب announcement ہوئی اور انہوں نے تھوڑے سے پیسے release کیے تو ایک دم

پورے ملک میں relief آیا، that means کہ یہ مسئلہ بڑا serious ہے۔ ہم اگر circular debt کے مسئلے کو حل کر لیں تو اس کے ذریعے 1500 MW آسکتے ہیں۔

اسی طرح ہم سب کو پتا ہے کہ ہماری بجلی کی price اتنی زیادہ ہے، آج سے 20 سال پہلے ہم hydro 70% پیدا کرتے تھے اور thermal 30% ہوتی تھی، hydel کی ایک روپیہ چند پیسے cost ہوتی تھی، آج بھی ایک روپیہ نوے پیسے cost ہے، اس وقت ایک روپیہ سات پیسے cost تھی اور thermal کی بارہ روپے cost ہے تو یہ unfortunately as a nation flawed policy we have introduced کہ ہم other way round چلے گئے ہیں کہ hydel 30% ہے، 70% thermal ہے اور دوسری gas وغیرہ کے ہیں۔ میں figures دے سکتا ہوں، آپ کے roughly 29 billion units hydro پر ہیں، 29 billion units almost gas and thermal پر ہیں، 29 billion units diesel پر ہیں اور قریباً 5 billion units coal and nuclear پر ہیں ہماری ایک flawed policy کی وجہ سے cost of electricity آسمان پر چلی گئی ہے۔ جتنا جلدی ہو سکے ہمیں اس کو حل کرنا چاہیے لیکن ground reality کیا ہے؟ Ground reality یہ ہے، آپ نے اخباروں میں پڑھا ہو گا اور سنا ہو گا کہ نندی پور کا 435 MW project کا ہے، اس کا civil structure دو سالوں سے کھڑا ہے، اس کی machinery کو کراچی پورٹ پر پڑے ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، اس میں زنگ لگ رہا ہے، اس کا contractor 80 million dollar کے demurrage حکومت پاکستان کو بھیج چکا ہے۔ جناب! کیا مسئلہ ہے، یہ territorial war چھوڑیں، Law Ministry and Finance Ministry of Pakistan میں war چلی آرہی تھی، مجھے پتا نہیں ہے کہ اس کا latest status کیا ہے، شیخ صاحب اپنی winding up speech میں بتائیں گے لیکن 425 MW ہیں۔ جناب چیئرمین! ہم یہاں پر 4 MW کے لیے ترس رہے ہیں، 425 MW ہیں، سستی اور hydel بجلی ہے، ہم نے اس ملک کے دو سال ضائع کر دیے کہ Law Ministry کہتی ہے کہ آپ نے ہم سے یہ کیوں نہیں پوچھا، بے چاری Finance Ministry کہتی ہے کہ ہم نے expediency کی وجہ سے کر دیا، بھائی آپ ان چکروں سے نکلیں۔ جناب چیئرمین! اگر وہ project مکمل ہو چکا ہوتا تو وہی Chinese Company چیچو کی ملیاں کے لیے پاکستان کے ساتھ committed تھی، وہ بھی hydro project ہے اور 535 MW کا ہے یعنی 425 and 535 MW یہ 960 MW ہیں۔ جناب! ہمیں اس وقت ایک، ایک MW کی تکلیف ہو رہی ہے۔ اسی طرح

یہ کوئی بڑی rocket science نہیں ہے کہ اگر آپ prioritize کرتے ہیں، آپ کے پاس کوئی بھی چیز ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ میرے ملک کو maximum benefit کہاں سے ہو گا، اگر public sector میں generation unit کی efficiency 18 to 20% ہے اور private sector میں کچھ generation units کی 60 to 70% ہے۔ I think all you need is a decision and perhaps the decision is lacking کیونکہ جو haves ہیں اور بڑے لوگ ہیں، ان کی blessing نہیں آرہی، ان کی اپنی priorities ہیں، market میں scams کی stories ہیں تو اگر آپ یہ کام کر دیں، وہی آپ کے low efficiency raw material کے unit کو higher efficiency unit پر transfer کر دیں تو آپ کو almost 500 to 600 MW بجلی مل سکتی ہے، آپ صرف supply change کر رہے ہیں۔ وہی گیس بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہو رہی ہے اور آپ وہی gas units کو دے کر تقریباً 600 megawatt زیادہ بجلی لے سکتے ہیں۔ کیا اس میں کوئی مشکل ہے؟ میں short term measures بتا رہا ہوں یہ long term measures نہیں ہیں۔ آج کل جو گلیوں میں چیخ وپکار ہو رہی ہے، میں اس کی بات کر رہا ہوں کہ اس کو کیسے حل کرنا ہے۔ اسی طرح اگر آپ تقریباً 300سے 400 million dollars خرچ کر کے پرانے low efficiency والے generation units upgrade کر لیں تو technical studies موجود ہیں کہ 1200 megawatt زیادہ مل سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے آپ کو جو سات چیزیں گنوائی ہیں، bagasse 1500, biomass 1000, circular debt 1500 اگر حل کر دیں، چیچو کی ملیاں 525، نندی پور 435، privatizing the fuel 500 to 600 megawatt and upgradation of exiting generation unit 1200 megawatt, یہ 6760 megawatt ہیں اور اسی مصیبت کی وجہ سے پاکستان میں کاروبار بند ہو چکا ہے۔ آج جو main problem ہے، ایک تو آپ کو energy shortages کی وجہ سے GDP میں 2% سے 3% نقصان ہو رہا ہے۔ Gas shortage, that is a separate discussion and debate کہ آپ کے 500 units فیصل آباد میں بند ہو چکے ہیں، تقریباً 4سے 5لاکھ لوگ بے روزگار ہو چکے ہیں۔ کیا ہم من حیث القوم یا as a country یہ afford کر سکتے ہیں؟ We can not. جیسے میں نے عرض کیا کہ اگر آپ یہ action لے لیں اور short term میں energy shortage دور کر لیں تو اس میں کوئی لمبا period درکار نہیں ہے۔ آپ کی

GDP growth 2% to 3% بڑھے گی، obviously taxes کی آمدنی پر اس کا اثر ہو گا، employment پر اس کا اثر ہو گا اور on the top of every thing یہ جو آپ unrest دیکھ رہے ہیں، آگ لگائی جا رہی ہے، properties جلائی جا رہی ہیں، سرکاری املاک جو کہ ان کی اپنی properties ہیں، ان کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ پاکستان کی properties جلائی جا رہی ہوتی ہیں تو مجھے تکلیف ہوتی ہے، وہ ان کی اپنی properties ہیں، وہ خود مالک ہیں۔ میں آپ اور کوئی خاص اس کا مالک نہیں ہے، وہ پاکستان کی properties ہیں۔ وہ پاکستان کے 18 کروڑ عوام کی ملکیت ہے، وہ اس کے owners ہیں کیونکہ انہوں نے دوسری طرف per capita قرضہ بھی، ہر روح جو اس ملک میں رہتی ہے اس کے لیے اٹھایا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر آپ energy shortages and financial losses کو دیکھیں جو میں ابھی explain کروں گا کہ اس وقت جو پاکستان میں investment ہے، لوگ یہاں سے بھاگ رہے ہیں۔ Sheikh *sahib* would bear me out کہ پچھلے سال کی 12.5% investment growth ہے جو کہ ساٹھ سال میں the lowest ہے۔ 5.8% domestic savings پاکستان کی تاریخ میں the lowest ہے۔ ہم کس طرح ان چیزوں کو sustain کریں گے؟ ہم نہیں کر سکتے۔ ہمیں ان کی correction کے لیے مشکل فیصلے کرنے ہوں گے، قوم کو اس عذاب سے نکالنے کے لیے تکلیف دہ measures لینے ہوں گے لیکن وزیر خزانہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ election year ہے، میں کیا کروں۔ مجھے ہمدردی ہے کہ یہ بےچارے اور کیا کر سکتے ہیں، اللہ ان کی مدد کرے۔

Mr. Acting Chairman: Finance Minister *sahib*, you should be thankful to Dar *sahib,*

کہ انہوں نے کم از کم آپ کی تقریر سنی ہے اور تو وہاں پر کسی نے نہیں سنی۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! I am glad کہ شیخ صاحب خود بیٹھے ہیں، he can check it کہ PEPCO کی 89% recovery ہے and he should correct if I am wrong کہ اگر سو روپے کی billing کرتے ہیں تو 89 recovery ہے۔ ایک صوبے نے PEPCO کے 50 ارب روپے دینے ہیں، it is a beautiful way of availing free overdraft. شیخ صاحب! جاگیے، فنانس منسٹر کا role ادا کریں، divisible pool سے پیسے کاٹ کر

واپڈا کو direct payment کریں، یہ آپ کی ذمہ داری ہے you owe to this nation. کہ اگر political expediency کے تحت صوبے یا کوئی بھی ہو، وہ pay نہیں کر رہا تو آپ divisible pool سے اس کے حصے سے کاٹیں اور direct WAPDA کو دیں، آپ کا بوجھ ہلکا ہو گا۔ آج PEPCO کے 350 ارب کے receivable ہیں، جس میں ایک صوبے نے 50 ارب دینے ہیں۔ یہ نئی game نہیں ہے، یہ problem بڑی پرانی ہے۔ جب میں فنانس منسٹر تھا اس وقت بھی تھی۔ سندھ کہتا تھا کہ ہمیں واپڈا نے over billing کر دی ہے۔ واپڈا کہتا تھا کہ نہیں ہم نے ان سے پانچ ارب لینے ہیں، گیارہ ارب لینے ہیں۔ اس وقت اس کے head جنرل ذوالفقار تھے اور گورنر سندھ معین الدین حیدر کہتے تھے کہ نہیں ہمارا تو الٹا پانچ ارب ان سے refund بنتا ہے۔ میں نے تنگ آ کر جسٹس شفیع الرحمان کو arbitrator مقرر کیا، جن کی ایمانداری کی پوری قوم عزت کرتی ہے۔ ان دونوں سے میں نے ان کو لکھوا کر دیا کہ جناب جو فیصلہ ہو گا ہم اس پر عمل درآمد کریں گے۔ میں صرف ایک صوبے کی بات نہیں کر رہا، کوئی بھی صوبہ ہو، پنجاب نے clear کر لیا، ان کی energy conference میں تھا، اس کے بھی شاید 11 billion تھے، وہ انہوں نے pay کر دیئے ہیں۔ آپ سب سے recovery کر کے دیں۔ By the way یہ ہوتا تھا، اگر آپ ڈیڑھ دو decade پیچھے جائیں تو بجلی کے پیسوں کی اسی طرح adjustment ہوتی تھی، کسی صوبے کا divisible pool سے جو حصہ ہوتا تھا اور جو صوبے کے بجلی کے بل کا حصہ بنتا تھا وہ اس میں کاٹ لیا جاتا تھا۔ ایک طرف آپ کاٹ رہے ہیں اور دوسری طرف آپ دے رہے ہیں، finish۔ بڑا آسان کام ہے۔ اس کا مسئلہ عوام کو اس وجہ سے ہے کہ ہم قیمتیں بڑھاتے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج بھی آپ کو یہ سن کر حیرانی ہو گی کہ پاکستان کے line losses اور بجلی کی چوری 30% کے قریب ہے۔ دنیا میں جو standard acceptable line losses ہے وہ تقریباً 7% سے 9% ہے۔ آپ imagine کریں کہ وہ 20% آپ، میں اور عام شہری دے رہا ہے کیونکہ آپ نے 100 units produce کیے، 30 units line losses چوری کی نذر ہو گئے، 70 units والے cost of 100 units pay کر رہے ہیں، 30% قیمت ویسے ہی بڑھ گئی۔ بجائے قیمتیں بڑھانے کے effective measures لیں کہ ان line losses اور چوری کو international standard کے حوالے سے کس طرح نیچے لائیں۔ ہم جنوری 2011 میں ان کے ساتھ 10 point agenda پر بیٹھے تھے، اس میں ہمارا ایک agenda یہ بھی تھا کہ خدا کے لیے state

کو ختم کریں cronyism کریں، reform ان کو آپ مہربانی کر کے owned enterprises ہیں، اور اپنے چہیتے میٹرک فیل کو مت لگائیں۔ ہم نے آپس میں advertisement تک draft کر لی تھی کہ یہ advertisement ہو گی کہ professional management کے لوگ بھرتی کیے جائیں گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ ماسوائے DISCOs کے ابھی تک اس پر کچھ نہیں ہوا۔ میں ان کو چوری کم کرنے کی ایک اور بھی proposal دوں گا۔ یہ چوری اور line losses کو کم کرنا DISCO, PEPCO کے بس کا روگ نہیں ہے، یہ DISCOs privatize بھی ہونے والے نہیں ہیں، nobody is going to invest in these DISCOs جہاں line losses 30% to 40% ہیں۔ ان کو provincialise کر دیں۔ صوبوں پر ذمہ داری ڈالیں، انہیں کہیں کہ جو DISCOs آپ کے صوبے میں ہے اس کے آپ ذمہ دار ہوں گے، آپ اس کو revamp کریں، میں دیکھتا ہوں کہ کیسے revamp نہیں ہوتے، کیسے یہ چوری کم نہیں ہوتی، کیسے یہ line losses reduce نہیں ہوتے۔ اس کے لیے ہمیں cronyism سے باہر نکلنا ہو گا، ہمیں دوستیوں کو چھوڑنا ہو گا، ہمیں merit پر professional لوگوں کو یہ کام دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے شیخ صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جنرل مشرف نے 2008 میں جاتے جاتے ایک co-generation policy دی تھی۔ اس policy کے تحت پاکستان میں آج تک ایک project بھی نہیں لگا، that speaks of the failure of cogent policy 2008. ایک under process تھا اور یہ check کر سکتے ہیں I understand they have wriggled out, پانچ سال میں صرف ایک project کسی کو نوازنے کے لیے special tailor-made policy تھی، اس tailor-made policy کے flaws کو فوری طور پر دور کریں، اس پر شیخ صاحب کے پیسے نہیں لگیں گے۔ ہم کئی مہینے پہلے Council of Common Interests میں پنجاب حکومت کی طرف سے یہ proposal بھیج چکے ہیں۔ یہ پنجاب کا پاکستان کا فائدہ ہے، پاکستان کی ضرورت ہے۔ مہربانی کریں، اس پر فوری عمل کریں۔

جیسے میں نے عرض کیا۔ بڑی discussion ہوتی ہے، میں نے چند دن پہلے گیلانی صاحب کا انٹرویو سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں شہباز شریف سے پوچھتا ہوں کہ اس نے بجلی کا کوئی project کیوں نہیں لگایا؟ اس کا میں جواب دیتا ہوں کہ کیوں نہیں لگایا؟ آپ کے ملک میں ایک National Grid ہے۔ انڈیا میں State Grids ہیں۔ آپ کے ملک میں جس نے بجلی کا project لگانا ہے اس

نے اس کے لیے قرض لینا ہے اور اس کے لیے اسے purchasing power agreement (PPA) چاہیے جو NEPRA دیتا ہے اور وہ وفاقی حکومت کی ایجنسی ہے۔ وہ آج بھی Part-II of the Federal Legislative List میں موجود ہے۔ یہ regulatory body کے نام سے وفاقی حکومت کے under control ہے۔آپ جب تک investor کو power purchase agreement نہیں دیتے اس وقت تک دنیا کا کوئی بھی financier اس کو loan دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا کیونکہ وہ آپ کو guaranty دیتا ہے کہ جب بجلی لگے گی تو پھر اس سے جو پیسے ملیں گے وہ اس کے account میں جائیں گے۔

تیسری بات آپ یہ بھی کرسکتے ہیں کہ پنجاب کے اندر لاہور میں آپ نے ایک project لگایا ہے لیکن shortage فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر اور ڈی جی خان میں ہے تو اسے پورا کرنا ممکن ہے اور انڈیا کی طرح آپ پانچ پانچ میگاواٹ بھی wheel کرواسکتے ہیں۔ اس عمل کو wheeling of electricity کہتے ہیں کہ آپ وہاں پیدا کرکے جس جگہ چاہیں generation company کے ذریعے لے جا سکتے ہیں لیکن اس کے لیے charges ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے اس میں infrastructure Federal Government کا ہے۔ہم نے کئی مرتبہ وفاقی حکومت کو request کی ہے کہ خدا کے لیے لوگ جو اپنا project لگانا چاہتے ہیں تو ان کے لیے wheeling charges کا rate طے کردیں۔ اس کا شیڈول طے کردیں کہ wheeling charges یہ ہوں گے۔

شیخ صاحب! یہ پاکستان کی اٹھارہ کروڑ عوام کی خدمت ہوگی اگر ہم یہ مسائل حل کردیں۔ میں ان مسائل کے حل کے لیے PML(N) سے اجازت لے کر ان چیزوں پر بول رہا ہوں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ میں یہ چیزیں چھپا کر رکھوں تا کہ جب ہم حکومت میں آئیں تو پھر ان پر کام کریں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا اس نظریے سے ایک سیکنڈ بھی ضائع کرنا کہ ہم ایک سال کے بعد کریں گے یہ پاکستان اور پاکستان کی اٹھارہ کروڑ عوام کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے۔اس لیے ہماری پارٹی نے مجھے اجازت دی، میاں نواز شریف صاحب نے مجھے اجازت دی، یہاں نیچے پارلیمانی پارٹی کا جو دو گھنٹے اجلاس ہوا تو انہوں نے مجھے اجازت دی کہ ہاں جاؤ اور مسلم لیگ (ن) کی طرف سے جو اچھی چیزیں ہیں وہ قوم کی امانت سمجھ کر اس حکومت کو دو، شاید یہ جاتے جاتے کوئی اچھا کام کر جائیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب والا! قوموں کی زندگی میں ایک سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے۔ ہم ایک سال کی کوتاہی میں دہائیوں پیچھے نہ چلے جائیں۔ قوموں کی زندگیوں میں ایک ایک منٹ، ایک ایک سیکنڈ قیمتی ہوتا ہے۔ you have to take decision on time. میں گزارش کروں گا کہ میں نے یہاں line losses and recovery کی بات کی ہے take it at source from their divisible pool یعنی سندھ، پنجاب، کے پی کے، بلوچستان، کوئی بھی ہو، آپ ان کے حصے سے پیسے کاٹیں کہ آپ کا یہ Bill ہے اور ہم نے پیسے کاٹ لیے ہیں، اگر اس میں کوئی dispute ہو گا تو وہ بعد میں settle ہو جائے گا، یہ کوئی چھوٹا موٹا ہو گا لیکن کم از کم ان کا بوجھ ہلکا ہو سکتا ہے۔ کسی نے پچاس ارب، کسی نے گیارہ ارب دینے ہیں اور ان پر بوجھ ہے کہ یہ ان کو پیسا ڈھونڈ کر دیں۔ پہلے وہ اپنے receiveables سے تو اکٹھے کریں PEPCO جس کے ساڑھے تین سو ارب receivables ہیں۔ جناب والا! میں نے آپ کو یہ short term measures دیے ہیں۔ پاکستان کو long term plans کی بھی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! ہم اس وقت 30% Hydro and 70% Thermal پر چلے گئے ہیں، ہمیں اس کو frustrate کرنا ہے۔ ہمیں اب maximum Hydro and coal کی طرف جانا ہے۔ میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں کہ ہمیں Coal and Hydro کی طرف جانا ہے، میں آپ کے توسط سے figure دیتا ہوں جو بجلی آپ گیس سے پیدا کرتے ہیں وہ قریباً 5.41 پیسے per unit cost کرتی ہے۔ جو ہائیڈل سے کرتے ہیں جیسے میں نے عرض کیا کہ قریباً 1.22 پیسے تھی، وہ شاید اب with some adjustments 1.50 پر چلی گئی ہے۔ فرنس آئل سے بارہ روپے چار پیسے پڑتی ہے۔ نیوکلیئر اور کوئلے سے پانچ روپے تیس پیسے پڑتی ہے۔ اب ہمیں اس سے choose کرنا ہے کہ ہم نے کون سی پیدا کرنی ہے۔ یہ تو common sense ہے کہ ہم قوم کے لیے وہ چیز لیں جو سستی ہے۔ اس وقت ہمیں جو سستی available ہے جو کہ totally ignored ہے۔ ہم نئی discoveries کی طرف نہیں جا رہے، جسے exploration کہتے ہیں، چاہے وہ oil, gas or minerals ہوں۔ اس پر ہم من حیث القوم بالکل سوئے ہوئے ہیں۔ دنیا project کر رہی ہے کہ اس ملک میں تیل، گیس، کوئلے اور بجلی کے خزانے پڑے ہوئے ہیں۔ دنیا کی studies موجود ہیں ہم اپنے سیاسی چکروں میں اس ملک اور قوم کا وقت ضائع کر رہے ہیں اور اس طرف ہماری کوئی توجہ نہیں ہے۔ تھر میں بہت کوئلہ ہے اور اس پر کچھ کام ہو رہا ہے لیکن اس speed کے ساتھ کام کچھ نہیں ہو گا you have

to take it on war footing. تھر کے کوئلے میں سب سے زیادہ جو مسئلہ بتایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جناب! ڈیڑھ سو فٹ نیچے کوئلہ ہے اور اس کے اوپر پانی ہے اور اب یہ gasification کا تجربہ کر رہے ہیں یعنی اس کے اندر chemicals ڈالیں اور پھر وہ گیس بن کر باہر نکلے۔ ٹھیک ہے اس پر کام کریں۔ جرمنی میں زمین سے ساڑھے چھ سو فٹ نیچے کوئلہ ہے اور اس کے اوپر بھی پانی ہے لیکن وہ تو اس پر کام کر رہے ہیں so what you need is to engage professional mining companies. جناب! کوئی عقل کل نہیں ہے it is a global village at the moment. ہم ضرورت مند ہیں، ہم جائیں اور best mining companies engage کریں۔ ہماری تو اس ملک میں یہ حالت ہے کہ 80s میں GTZ ایک کمپنی تھی، اس نے Hydro کے قریباً 80 projects identify کیے تھے۔ آج وہ reports Water and Power Ministry کے کسی cold store میں پڑی ہوں گی۔ آج تک ان میں سے ایک project پر عمل نہیں ہوا۔ ہم تو سوئے ہوئے ہیں۔ سوئی ہوئی قوموں کی وہی حالت ہوتی ہے جو آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ گلیوں اور بازاروں میں لوگوں کے معاشی مسائل ہیں، غربت اور مہنگائی ہے جو ہمارے problems ہیں وہ اسی طرح ہوتے ہیں۔ میں نے جیسے پہلے عرض کیا کہ ہمیں energy mix کو frustrate کرنا ہوگا، ہمیں coal based projects لگانے ہوں گے، ہمیں اور explorations کرنی ہوں گی، ہمارے Gas reserves بہت زیادہ ہیں ان پر انحصار کرنا ہوگا۔ میں نے آپ کو قیمتیں دے دی ہیں۔ کہاں بارہ روپے اور کہاں پانچ روپے چونتیس پیسے۔ ہمیں IPPs and RPPs کا چکر ختم کرنا ہوگا۔ it is never a solution, it could be a short term quick fix. جب بندہ مر رہا ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے کسی قیمت پر دے دو۔ کراچی میں RPPs کا چالیس یا بیالیس روپے کا یونٹ ہے public ہوچکا ہے and government has not denied it اسے تو یہ قوم برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کی subsidy Finance Ministry کو دینی پڑتی ہے۔ جناب! آپ کے سامنے ہے کہ یہ کتنے کا یونٹ فروخت کرتے ہیں۔ اس کا جو حل ہے جیسے میں نے عرض کیا کہ ہمیں high head projects کی طرف جانا ہوگا جیسے بھاشا، منجھی، کولہو، داسو وغیرہ ہے لیکن یہ سارے بہت slow ہیں۔ Projects' cost اتنی زیادہ ہے کہ آپ پریشان ہو جائیں گے۔ یہ دگنے سے تین گنا ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے bless کیا ہوا ہے۔ میں نے جو تھوڑی سی study کی ہے اس ملک میں Hydro کی ایک لاکھ میگاواٹ کی capacity ہے۔ یہ چھوٹی amount نہیں ہے۔ اگلے بیس پچیس سال کی ہماری growth along with easily demands پوری ہوسکتی ہیں۔ آپ کے AJK میں بارہ ہزار کا potential ہے، آپ کے گلگت بلتستان میں بیس ہزار کا ہے لیکن technical experts پچاس ہزار میگا واٹ کہتے ہیں۔ آپ کے Indus River کا 1046 kilometer corridor ہمارے پاس کے لیے Windfall ہے۔ potential 30,000 ہے، اس میں 25000 mega watt پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ میں جو عرض کر رہا ہوں کہ آپ کے Coal میں 15000 mega watt پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ آپ یہ اعدادوشمار لے لیں۔ AJK 12000 Mw, Gilgit Baltistan 20,000 Mw, Indus River 30,000 Mw, Windmill 25,000 Mw اور Coal 15,000 Mw یہ ایک لاکھ دو ہزار میگاواٹ بن جاتی ہے۔ اس بجٹ میں دیکھیں تو ہم نے اس کے لیے کیا رکھا ہے؟ اب آپ اس طرف آجائیں by the way جو estimate ہے آپ کو یہ دیکھ اور سن کر حیرانی ہوگی کہتے ہیں کہ پاکستان میں جو کوئلہ ہے وہ پچیس ٹریلین ڈالر کا ہے۔ یہ چھوٹی amount نہیں ہے۔ ہمارا قرضہ آج 60 billion dollar ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنا زیادہ bless کیا ہے لیکن ہم bad governance میں پڑے ہوئے ہیں، transparency پر believe نہیں کرتے اور ایمانداری کے ساتھ پاکستان کو آگے لے جانے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہ اس کا نتیجہ ہے اور اس میں بے برکتی بھی ہے۔ اگر ہم ان چیزوں کو properly handle کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنے ملک کو اس مصیبت سے نکال سکتے ہیں اور energy کا problem دور ہوسکتا ہے۔ میں نے آپ کو short term measures اور long term بھی بتائے ہیں۔ یہ وہی پاکستان ہے، کوئی نیا پاکستان وجود میں نہیں آیا۔ وہی پاکستان جو آج سے 13 سال پہلے 99-1998 میں تھا، وہی پاکستان جو انڈیا کو ایک ہزار میگاواٹ بجلی بیچنے کا معاہدہ کرنے والا تھا۔ اس وقت ایک ہزار میگاواٹ بجلی پاکستان کی ضروریات سے فالتو تھی۔ اب تو آنے والے لوگ اس کا حساب دیں کہ پاکستانی قوم کو اندھیروں میں جھونکنے کا کون ذمہ دار ہے۔ آج ہم پانچ ہزار میگاواٹ انڈیا سے خریدنے کی بات کررہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم commitment کے ساتھ ان چیزوں کو short term اور long term میں درست کرنے کی کوشش کریں تو ہماری بجلی کی ضروریات پوری ہوسکتی

ہیں۔ مسئلہ صرف short term سے حل نہیں ہوگا، short term سے فوری طور پر تو حل ہوجائے گا لیکن پھر recur کرے گا۔ ابھی سے اس کی planning اور اس کے لیے hard work کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے بغیر وقت ضائع کیے ہمیں کام شروع کردینا چاہیے۔

اگلی بات یہ کہ نہ صرف the lowest local investment ہے بلکہ foreign investment بھی تیزی کے ساتھ decline کررہی ہے۔ Probably the figure is the lowest. اس کے لیے انہیں measures لینے چاہییں۔ ظاہر ہے کہ ایک major problem law and order ہے لیکن آپ review کریں وہ incentives اور وہ policies جو شاید پہلے ٹھیک تھیں پچھلے پندرہ بیس سال میں جب ہم نے opening of economy کیا تھا، one window operation دیا تھا لیکن شاید آج آپ کو اس سے بھی زیادہ facilitation کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس پر کام کرے۔

جناب چیئرمین! دوسرا chronic مسئلہ، میرے دوست شیخ صاحب کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے، صرف رونے دھونے سے کام نہیں چلے گا، وہ مسئلہ low tax to GDP ratio کا ہے۔ جیسے میں نے پہلے بھی کہا میں جو بات کررہا ہوں، میں حکومت کے اپنے documents کے source کی basis پر کررہا ہوں، otherwise پھر معاملہ controversial ہوجائے گا۔ Coup سے پہلے، اسی ملک میں تقریباً 14 فیصد سے کم، 13.8 % or something آپ کا tax to GDP ratio تھا۔ آج ہم slide کرتے کرتے 9% کے قریب ہیں۔ شیخ صاحب نے 9.5% کا figure شاید دیا ہے۔ جناب! آپ کو پتا ہے کہ یہ جو فرق ہے، یہ تقریباً ایک ہزار ارب روپے بنتا ہے۔ اگر ہم اس tax-GDP ratio کو چار سال میں واپس ادھر ہی لے آتے جو کہ جنرل مشرف کے tenure میں coup کے بعد نیچے چلا گیا تھا، تو آج ہمیں ایک ہزار سے بارہ سو ارب صرف اس کھاتے میں زیادہ وصول ہوتے۔ آپ کو ادھار نہ لینا پڑتے، آپ کا بجٹ خسارہ نہ ہوتا اور آپ کو پھر جگہ جگہ جا کر borrowers کی طرح منتیں نہ کرنی پڑتیں۔ Tax-GDP کے لیے انہوں نے جو tax broadening کی بات کی ہے اور reforms لانے کی بات کی ہے، مجھے ان کی تقریر میں الیکشن کے سال کی وجہ سے وہ commitment نظر نہیں آئی۔ لگتا ہے یہ اس سے wriggle out کرنے کی کوشش کررہے ہیں یا اس کو slow down کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کے لیے، پاکستان کا ایک سال الیکشن کے نام پر مت برباد کریں۔ کس کو پتا ہے کہ کل کس

نے زندہ رہنا ہے اور کس نے مرنا ہے۔ ہمیں اپنا ہر منٹ پاکستان کی بہتری کے لیے consume کرنا چاہیے۔ اس کا reward اللہ سے ملتا ہے اور انشاء اللہ، ملے گا۔

اگلا item جس پر بات ہونی چاہیے وہ inflation یا مہنگائی ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال indicators بہتر ہیں۔ اگر میں ایک چیز کو بالکل کنویں میں لے جاؤں، پھر اس کو تھوڑا اوپر لا کر اپنی success claim کروں تو یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ اصل میں آپ کے سامنے ابھی بہت سارے challenges ہیں۔ میں acknowledge کر رہا ہوں کہ پچھلے سال کے مقابلے میں indicators بہتر ہیں لیکن اس ملک میں ایک طالع آزما کے coup کے سال کے مقابلے میں ناگفتہ بہ ہیں۔ آپ کا Consumer Price Index, 1999–2000 میں 3.58% تھا۔ آپ check کر لیں، یہ figures Economic Survey of Pakistan میں موجود ہیں۔ آج اس improvement کے باوجود وہ 10.7% پر کھڑا ہے۔ شیخ صاحب اپنی winding up speech میں مجھ سے اتفاق کریں گے کہ مئی میں یہ figure تقریباً 12% پر دوبارہ touch کر رہی ہے، month on month basis پر۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ 10% سے میں single پر لاؤں گا، یہ اپریل کی بات کر رہے ہیں، میں مئی کی بات کر رہا ہوں۔ میں چند دن پرانی بات کر رہا ہوں۔ مئی کا figure almost month on month basis پر 12% ہے مطلب trend ٹھیک نہیں ہے۔ میں تو اس وقت کی بات کر رہا ہوں جب جمہوریت کا پہیہ derail ہوا، اس وقت ملک میں Consumer Price Index 3.58% تھا۔ اس ملک میں Wholesale Price Index اس وقت 1.8% تھا جو آج 11.2% ہے۔ اس coup کے وقت اس ملک میں Sensitive Price Index 1.8% تھا جو آج 8.5% ہے۔ ہر چیز میں پانچ سے سات گنا کا اضافہ ہے یعنی 500 سے 700% اضافہ۔ یہی وجہ ہے کہ آپ لوگوں کو سڑکوں پر چیخ و پکار کرتا ہوا دیکھ رہے ہیں، یہ مہنگائی ہی اس کی وجہ ہے۔

آپ کے توسط سے میں چاہوں گا کہ شیخ صاحب کو چند sensitive items کی قیمتیں بھی باور کرواؤں کہ اس وقت بازار میں چیزیں کس بھاؤ بک رہی ہیں۔ ملک وہی ہے، صرف ہمارے printing of notes سے اس ملک کا بیڑہ غرق ہوا ہے۔ میں چند items آپ کے توسط سے عرض کرتا ہوں۔ گندم جون 1999 میں 7.70 روپے تھی۔ مشرف صاحب کے رخصت ہونے پر جون 2008 میں 16.44 روپے تھی۔ یہ Bureau of Statistics کے official figures ہیں، میرے figures نہیں ہیں، یہ مارکیٹ کے نہیں ہیں، بہت سارے لوگ شاید کہیں کہ نہیں یہ اتنے نہیں ہیں۔

میں مارکیٹ کا figure لینا ہی نہیں چاہتا کیونکہ اس میں controversy ہوجائے گی۔ I am relying on Government figures alone. آج اپریل کے end میں، آپ کے ملک میں گندم کی قیمت 27.30 روپے ہے۔ ہر آدمی کو دو وقت کی روٹی کے لیے تو گندم یا آٹا چاہیے۔ 1999 میں آٹا 8.35 روپے تھا، جنرل صاحب کی رخصتی پر 18.7 روپے ہوا اور آج 31 روپے ہے۔ باسمتی چاول جون 1999 میں 14.50 روپے تھا، تقریباً 38 روپے تھا جون 2008 میں اور آج 62 روپے ہے۔ ابھی شاید کچھ لوگ کہیں کہ یہ 67 روپے ہے لیکن میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ میں کسی figure کو controversy میں نہیں لے جانا چاہتا۔ I am relying on Government figures and I have picked the officially announced figures of Bureau of Statistics. صرف یہ باور کرانے کے لیے کہ ہم reflect کریں، it is the high time کہ ہم کس direction میں جارہے ہیں۔ دنیا میں اتنی مہنگائی اتنے سال میں نہیں ہوئی۔ آپ کا جو 'اری' چاول ہے جو زیادہ کھایا جاتا ہے، وہ اس وقت 12 روپے تھا، جون 2008 میں 29.32 روپے اور آج 47 روپے ہے۔ آپ کی جو دال ہے، gram pulse وہ 22 روپے تھی جون 1999 میں، 45 روپے ہوئی جون 2008 میں اور آج وہ 99 روپے ہے۔ بیف / بڑا گوشت 56 روپے تھا، جون 2008 میں 123 تھا، آج 261 روپے ہے۔ چھوٹا گوشت / مٹن 106 روپے تھا، جون 2008 میں 236 روپے تھا اور آج وہ 500 روپے سے تجاوز کرچکا ہے۔ آپ قیمتوں میں فرق کو imagine کریں۔ چینی 19 روپے تھی، جون 2008 میں 28 روپے ہوئی اور اب 56 روپے پر بک رہی ہے، یہ 70 اور 80 تک بھی جاچکی ہے۔ گڑ ایسا item ہے جسے دیہاتوں میں 70% غریب آبادی کھاتی ہے، وہ 17 روپے تھا، پھر جون 2008 میں 33 روپے ہوا اور اپریل 2012 میں 70 روپے ہے۔ دودھ 17.70 روپے تھا، جون 2008 میں 30.45 روپے تھا اور اپریل میں 60 روپے cross کرچکا ہے۔ آپ کا vegetable ghee کا 2½ کلو کا ڈبہ جو غریب سے غریب آدمی بھی خریدتا ہے، وہ جون 1999 میں 158 روپے تھا، جون 2008 میں 313 روپے پر گیا اور پھر یہ 512 سے 515 روپے میں مارکیٹ میں بک رہا ہے۔ جناب! میں وقت بچانے کے لیے آپ کو آلوؤں کی قیمت بتا سکتا ہوں کہ 8.74 روپے سے 15 روپے تک گئی اور آج 24 روپے ہے۔ پیاز کی قیمت 15 روپے سے بڑھ کر آج 26 روپے ہوگئی ہے۔ ایک درجن کیلے اکیس روپے سے سو روپے پر چلے گئے ہیں۔ لال مرچ June 2008 میں Rs. 89 سے بڑھ کر Rs.147 پر چلی گئی اور آج Rs.308 پر ہے۔ اسی طرح مرغی کا rate Rs. 54 تھا،

مشرف صاحب کی رخصتی کے وقت یہ Rs.84 پر تھا اور آج یہ Rs.170 پر آ گیا ہے۔ اسی طرح مختلف چیزیں ہیں، میں یہ ساری list آپ کو دے سکتا ہوں اور میں record کے لیے یہ تین صفحے آپ کو دوں گا۔

جناب والا! ہم نے اس inflation کو ڈھونڈنا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی ایک main وجہ جیسے میرے سارے ساتھی جانتے ہیں کہ کسی ملک میں پیداوار اور جو روپیہ circulation میں ہوتا ہے، وہ قیمتیں determine کرتے ہیں، demand and supply کا ایک mechanism ہے۔ ہماری monitory expansion یعنی نوٹ چھاپ کر circulation کرنا، یہ انتہائی خطرناک trend ہے۔ آپ record check کریں تو 1997 میں اس کی 19% growth تھی، بڑی مشکل سے June 1999 تک اسے 6% پر لایا گیا۔ مشرف صاحب کے زمانے میں یہ growth پھر 15 to 18% پر واپس چلی گئی اور آج پھر 12-2011 میں سٹیٹ بینک کی projection ہے کہ یہ monitory growth M2 will be 15.5%. جناب والا! یہ چیز بند کرنی ہو گی، ہمیں اپنے وسائل میں رہنا ہو گا، حکومت کو اپنی borrowing کم کرنی ہو گی۔ یہ کیوں ہے؟ نوٹ کیوں چھاپے جاتے ہیں؟ اب کیا ہو سکتا ہے کہ جب حکومت خود کہے کہ ہم پورے سال میں بینکوں سے تین سو تین ارب روپے borrow کریں گے، شیخ صاحب نے پچھلے سال بجٹ تقریر میں یہ کہا تھا۔ یہ تین سو تین ارب روپے کا figure انہوں نے دیا تھا، میں نے نہیں دیا تھا۔ ابھی انہی کا budget in brief لے لیں، اس budget in brief میں آپ Table-6 پر دیکھیں کہ یہ آپ کو comparative budgetary position for 2011-12 and 2012-13 دے رہا ہے۔ یہ خود confess کر رہے ہیں کہ ہاں میں نے کہا تھا کہ ہماری حکومت 30-06-2012 تک ایک سال میں تین سو تین ارب روپے borrow کرے گی۔ میرے بھائی جو ابھی figures دے رہے ہیں کہ revised figures کیا ہوں گے، put your hands on your heart 939 billion. Now this is the financial discipline. تین سو تین ارب روپے بینکوں سے borrow کرنا تھے، انہوں نے نو سو انتالیس ارب روپے borrow کیے اور جو فرق ہے وہ 636 billion کا ہے یعنی تین گنا زیادہ borrowing کی گئی۔ یہ چھ سو چھتیس ارب روپے کہاں چلے گئے؟ کیا ہوا؟ ان کا یہ problem اس سال بھی آیا ہے، اگلے سال بھی ہو گا اور جناب چیئرمین! یہ کیا project کر رہے ہیں کہ اگلے سال کیا borrow کریں گے، mark my words میں تو اس کا ممبر ہوں۔ میں نے پچھلے سال بھی کہا تھا کہ یہ پھر اگلے سال آپ کو surprise دیں گے۔ ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم 483 billion اگلے سال borrow کریں گے۔ پچھلے سال انہوں نے

303 billion کہہ کر 939 billion borrow کیے اور اس سال یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگلے سال ہم 483 billion borrow کریں گے۔ میں سب سے پہلے اپنے ساتھیوں سے share کرنا چاہوں گا کہ یہ فرق کیوں ہوا؟ کیوں ان کو 303 billion کے بجائے 939 billion borrow کرنا پڑے؟ یہ 636 billion کا فرق کیوں ہوا؟ میں نے اس وقت بھی Finance Committee میں کہا تھا کہ شیخ صاحب خدا کے لیے اپنے revenues and resources کو realistic رکھیں اور اپنے expenditure کو under budget نہ کریں، this is the easiest thing to balance a budget, یہ نہ کریں، give the nation a true picture. شیخ صاحب نے میری بات ان سنی کر دی، کیونکہ دوستی ہے، یہ کر دیتے ہیں، میں بھی mind نہیں کرتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب! یہ بڑی valuable suggestions ہیں، give your full concentration.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شیخ صاحب! آپ کو میری بات تو پسند آرہی ہے، I know from heart that you are O.K.

سینیٹر عبدالحفیظ شیخ (وزیرِ خزانہ): آپ میری باتیں بھی کبھی سننا قبول کریں۔

Senator Mohammad Ishaq Dar: Yes, I am talking facts based from your own documents, I will not say anything irrelevant or out of context and I don't believe in that, you know that.

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب! آپ کو تو یہاں موجود ہونا چاہیے۔

سینیٹر عبدالحفیظ شیخ: مجھے قومی اسمبلی کے اجلاس میں جانا ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: کوئی بات نہیں۔ جناب چیئرمین! میں نے شروع میں کہا کہ میں اپنی پارٹی کو special request کر کے اجازت لے کر آیا ہوں۔ I owe to this nation. I am thankful to my leader Mian Nawaz Sharif and to the Joint Parliamentary Party of National Assembly and Senate, who had a declared policy کہ ہم نے بجٹ بحث میں حصہ نہیں لینا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری امانت ہے اور ادھر اپوزیشن کو تو کوئی نہیں سنے گا، شاید یہ ساتھی اپنے ساتھیوں پر prevail کر کے ان چیزوں کو ٹھیک کروا لیں، یہ میرے اکیلے کے issues نہیں ہیں، یہ پاکستان کے issues ہیں، اٹھارہ کروڑ

عوام کے issues ہیں۔ اگر یہ short term measures لے کر بجلی کا مسئلہ حل کرتے ہیں تو who would be more celebratory and who would get the benefit? The sitting government. میں سمجھتا ہوں کہ میری پچھلے سال والی بات صحیح ثابت ہوئی۔ ساتھی دیکھ سکتے ہیں کہ اسی Table-6 میں یہ چیز مل جائے گی کہ 293 billion کے resource generation جو انہوں نے project کیے تھے، وہ نہیں ہو سکے یعنی جتنے انہوں نے کہا تھا کہ ہم اتنا revenue resource سے generate کریں گے، وہ سال کے آخر میں 293 billion سے کم ہے یعنی short fall ہے اور جو اخراجات تھے جو انہوں نے project کیے تھے وہ 343 billion سے زیادہ کے ہیں۔ 343+293 billion, if you add these two figures تو یہ وہ 636 billion کی رام کہانی ہے جس کے لیے ہمیں 303 billion کے بجائے 939 billion کی borrowing کے لیے جانا پڑا جو کہ بڑی بد قسمتی ہے۔ اللہ کرے کہ اگلے سال یہ اس discipline میں رہ کر اس 438 billion کا وعدہ پورا کرسکیں، کہیں یہ نہ ہو کہ اسی ratio سے اس مرتبہ 303 billion تھا اور ہوا 939 billion, اگلی مرتبہ کے لیے 438 billion ہے اور مجھے لگتا یہی ہے کہ اگلی مرتبہ 1300 billion نہ ہو جائے۔ یہ قوم اس کو afford نہیں کرسکتی۔

جناب چیئرمین! میں poverty کے حوالے سے کچھ عرض کروں گا۔ 2011-12 کا Economic Survey unfortunately, زیر بحث ہے۔ دنیا میں غربت اور بے روزگاری دو ایسی چیزیں ہیں جن پر مہذب معاشروں میں قوم کو بہت frequently figures دیے جاتے ہیں۔ This is the reflection of the state of economy, وہاں ہر دو ہفتے کے بعد market stumble کرتی ہیں، جب بے روزگاری اور poverty کے بارے میں figures آتے ہیں کہ بھائی ہم کس طرف جا رہے ہیں، are we improving or we are going further down the drain? ایک تو اس 2011-12 کے Economic Survey میں بد قسمتی سے مجھے poverty کے figures ڈھونڈنے کے باوجود کہیں نہیں ملے اور نہ ہیں۔ ہمیں جو second problem آرہی ہے کہ پچھلی دو دہائیوں سے poverty کی ایک definition چلی آرہی تھی کہ one dollar a day اس کی purchasing power آج پندرہ بیس سال کے بعد وہ نہیں ہے۔ میں اسی سینیٹ میں کئی مرتبہ وہ issue raise کر چکا ہوں، record میں موجود ہے کہ اب کم از کم یہ دو ڈالر ہونا چاہیے with inflationary factor adjusted. ہماری inflation آسمان پر ہے، ان ممالک میں بھی ڈالر آج اتنی

چیزیں نہیں خرید سکتا جو آج سے بارہ، پندرہ سال پہلے خرید سکتا تھا۔ اب دنیا کے اداروں نے یہ مان لیا ہے کہ اسے revise کرنے کی ضرورت ہے، اب وہاں دو سے اڑھائی ڈالر کی بات ہو رہی ہے۔ جب میں نے آج سے چار سال پہلے بات کی تو یہاں کالم بھی لکھے گئے اور اس کو عالمی برادری نے acknowledge کیا ہے۔ آپ کو یہ سن کر تکلیف ہو گی کہ اگر two dollar a day سے کم رہنے والی آبادی پاکستان کو focus کیا جائے تو آج تقریباً 73 یا 74% آبادی کی یہ آمدن ہے، وہ poverty line سے نیچے رہ رہے ہیں یعنی وہ تقریباً ماہانہ چھ ہزار روپے سے کم پر گزارہ کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت مسلمان بھی ہماری یہ ذمہ داری ہے۔ ہمارے اوپر ایک بہت بڑی مذہبی ذمہ داری ہے through *Quran* and *Hadiths* کہ اس issue کو ہم tackle کریں۔ زکوٰۃ اور عشر کا concept یہی ہے۔ ایک وقت آیا کہ کوئی لینے والا نہیں تھا مدینہ منورہ کی poverty غائب ہو چکی تھی اور انہوں نے اسلامی مملکت کو consistently ایمانداری اور شفاف policy کے ساتھ چلایا۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس social sector issue کو handle کرنے کے لیے جو ایک سکیم چل رہی ہے بے نظیر انکم سپورٹ فنڈ اس میں شفافیت لانی ہو گی۔ میں کوئی prejudiced بات نہیں کر رہا ہوں۔ یہ ان لوگوں سے پوچھیں جو اس وقت کابینہ کا حصہ تھے this was my brainchild. اس میں اپریل 2008 کابینہ کے minutes گواہ ہیں کہ میں نے یہ idea float کیا تھا۔ اس وقت مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ میں نے 13th May کو اس حکومت سے فارغ ہونا ہے۔ اگر ججوں کو بحال نہ کیا گیا تو ہمیں resign کرنا ہو گا۔ اس وقت یہ پتا نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک ایسا پروگرام تھا جو blueprint پر موجود تھا even figures وہی تھیں جو final budget میں آیا تھا 34 billion اور اس کا نام not being prejudiced Pakistan Incum Support Fund تھا۔ محترمہ کو اللہ بخشے وہ میری بہن تھیں، میرا تعلق ان کے ساتھ ایسا تھا۔ تو میرے جانے کے بعد final budget میں اس کا صرف نام change کیا لیکن amount change نہیں ہوئی۔ Look at the blueprint I left and look at the budget which was announced by Naveed Qamar in June, 2008. میں اس سکیم کو in principle support کرتا ہوں لیکن مجھے serious problems ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے کابینہ میں یہ suggest کیا گیا again the Cabinet would witness and would bear me out میں نام نہیں لیتا آپ مسلم لیگ (ن) اور PPP کے

اکٹھا کروالیں۔ میں نے for the sake of beneficiaries data سے office bearers کہا کہ Prime Minister *sahib* یہ نہیں ہوگا۔ یہ قوم کی امانت ہے، یہ غریب سے غریب تر بندے کی امانت ہے۔ میں اللہ کو جوابدہ ہوں۔ چاہے وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے ایک بندے کو بھی نہ ملے اور سب دوسروں کو چلا جائے۔ It has to be distributed on *shafaaf* basis.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین! ہم امین ہیں اور کابینہ نے اس کو مانا لیکن اسی floor پر چند ہفتے پہلے حکومت نے یہ confess کیا کہ 03 million families میں سے ساڑھے سات لاکھ families کو ہم نے پیسے دینے بند کر دیے ہیں کیونکہ they were fake ان کے Identity Cards غلط تھے۔ They didn't qualify to get this money. I don't have to put any blame. میں اب بھی کہتا ہوں کہ targeted social safety net ہو۔ جب میں غربت کی بات کرتا ہوں تو امانت کا خیال رکھنا ہم پر فرض ہے۔ اس وقت جب یہ کسی کو مل رہا ہے تو اس میں political consideration نہیں ہونی چاہیے۔ اس میں ووٹ خریدنے کا objective نہیں ہونا چاہیے۔ اس میں غریب سے غریب تر کو ملنا چاہیے۔ چاہے MQM, ANP, PPP 100% کو چلا جائے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم امین ہیں اور یہ ان غریب ترین لوگوں کی امانت ہے۔ جناب! 70% آبادی کی ہم کتنی بات کر رہے ہیں؟ We are talking of something like over hundred million people who are living below the poverty line. اور اس کو address کتنا کر رہے ہیں، hundred million سے تین ملین۔ تین ملین سے بھی اگر ہم ساڑھے سات لاکھ کی figure confess کریں اور اس floor پر حکومت کہے کہ وہ غلط ہیں تو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ میں حکومت سے insist کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کرکے اس کا financial audit کروائیں۔ اس میں consultants لیں اور اس کو ensure کریں۔ اگر اللہ نے ہمیں حکومت دینی ہے، اللہ نے عزت دینی ہے وہ ملے گی۔ آپ ایک دفعہ ایمانداری کے ساتھ کام کرکے تو دیکھو۔ ہمیں اس طرح نہیں کرنا چاہیے جیسے ہو رہا ہے۔ اس میں بہت انگلیاں اٹھ رہی ہیں اور غربت پکار کر کہہ رہی

ہے کہ please میری مدد کرو۔ یہ پیسے جو deserving لوگ ہیں ان کو جانے چاہییں۔ میں سمجھتا ہوں کہ poverty reduce کرنے کے لیے بھی ہمیں بہت ہی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! اگلا جو important issue ہے وہ آپ کے جاری اخراجات ہیں، اس کو current expenditure اور non-development expenditures بھی کہتے ہیں۔

یہی ملک آج سے 13 سال پہلے جب اس ملک میں coup ہوا 547 ارب non-development expenditures کے ساتھ چل رہا تھا۔ یہی ملک ہے جس کا بجٹ 2010-11 میں 547 ارب سے بڑھتا بڑھتا قریباً 1891 ارب پر چلا گیا۔ یہی ملک ہے جس کا بجٹ پچھلے سال مزید بڑھ کر 2315 billion پر چلا گیا۔ میں نے اس وقت بھی کہا کہ خدا کے لیے 547 ارب کے against اگر حکومت یا شیخ صاحب 2315 رکھ رہے ہیں تو ensure کریں کہ اس پیسے سے باہر نہیں نکلیں گے۔ یہ سب سے بڑی قباحت کا basis ہے۔ آپ کو سن کر یہ افسوس ہوگا جناب چیئرمین! کہ جو documents یہاں distribute کیے گئے ہیں اس کے حوالے سے ہمارا current expenditure جو 2315 ارب بجٹ میں تھا وہ بڑھ کر 2632 ارب پر جا رہا ہے۔ قریباً 317 ارب ہم اس میں زیادہ خرچ کرنے لگے ہیں current expenditures میں ہم دوبارہ ditch کر رہے ہیں۔

میں آخر میں آپ کو تھوڑا سا بتاؤں گا کہ میں کیا سمجھ رہا ہوں کہ اس بجٹ میں بھی over budgeting ہے۔ ہم آمدنی اور اخراجات کے حوالے سے کیا کر رہے ہیں؟ آج ایک سال کے بعد یہ ثابت ہو گیا ہے کہ I was right in suggesting the Government to please review the figures and be transparent. کچھ بھی نہ ہوتا اگر اسی وقت آپ مانتے کہ یہ ساڑھے چھ فیصد fiscal deficit budget ہوگا۔ آج ہو رہا ہے ناں۔ اس وقت یہ 04% winding off speech میں بھی justify کر رہے تھے۔ میں کہہ رہا تھا کہ بھائی نہیں ہوگا۔ آج 636 ارب اور borrow کیا، دوسرے resources استعمال کیے اور eventually بجٹ کا خسارہ is touching almost 6 to 6 and a half percent. یعنی چھ سو بلین more وہی جو میں نے ابھی figures دیے ہیں۔ اب تو وہ borrow ہوچکا ہے، وہ استعمال ہو چکا ہے۔ اس سال پھر میری آپ کی توسط سے یہ گزارش ہے کہ خدا کے لیے اس دفعہ بجٹ کے اوپر tight control رکھیں۔ اس کو مت بڑھنے دیں ہم afford ہی نہیں کر سکتے۔ اگر آپ اس کو بڑھنے دیں گے تو پھر وہی ہوگا کہ

اگلے سال یہاں یہی تقریریں ہوں گی اور یہی analysis ہو گا اور یہی لگے گا کہ ہم نے ماضی سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔

جناب چیئرمین! میں اس کے بعد آپ سے جو بات کروں گا اس پر پاکستان کا ہر شہری پریشان ہے۔ چاہے اِدھر میرے بھائی اور بہنیں بیٹھے ہوں یا اُدھر بیٹھے ہوں، یہ ہمارے قرضوں کا مسئلہ ہے۔ یہ ملک اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ خود انحصاری اور self reliance کا ہم پہلا step کب لیں گے؟ یہ ملک جس کا قرضہ 30 جون 1999 کو coup سے دو اڑھائی مہینے پہلے 2946 ارب تھا، وہ جنرل مشرف کی رخصتی کے وقت 6055 ارب تھا۔ It was almost doubled in 8 years, from 2946, total debt increased to 6055 billion. آپ کو یہ سن کر تکلیف ہو گی کہ آج ہمارا domestic debt 7206 billion and external debt 4818 billion ہے اور اس ملک کا قرضہ 31 مارچ 2012 کو 12024 billion ہو چکا ہے۔ 2946 ارب، 8 سال مشرف صاحب کی حکومت میں 6055 ارب اور چار سال جمہوری حکومت میں 12024 ارب پر ہم چلے گئے۔ جناب! یہ afford نہیں ہو سکتا۔ ہر پاکستانی شہری کا average قرضہ بڑھ رہا ہے۔ جب آپ قرضہ بڑھائیں گے تو interest بڑھتا ہے اور جب interest بڑھتا ہے تو وہی position آگئی ہے کہ آپ کے پاس ترقیاتی کاموں کے لیے کوئی پیسا نہیں بچتا۔ Social sector, health, education and reforms کے لیے کوئی پیسا نہیں بچتا اور ہم اسی catch میں پھنس چکے ہیں، اسی deep کنویں تک ہم پہنچ چکے ہیں۔ By the way یہ پچھلے سال سے بھی deteriorate کر گیا tax to GDP ratio اگر لیں تو اس سال یہ 58.2% end of March 2012 تک ہے۔ یہ پچھلے سال مارچ 2011 میں 55.5% تھا۔ میں یہ debt to GDP percentage کی بات کر رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو جو نمبر دیے ہیں وہ اس وقت پاکستان کا total debt ہے، باہر کا بھی اور پاکستان کے اندر کا بھی۔

جناب چیئرمین! اسی طرح جو unemployment ہے، جیسے میں نے کہا کہ بیروزگاری کے نمبرز، ہم میں سے بہت سے لوگ باہر پڑھے اور رہے بھی ہیں۔ باہر کے economists کو بھی observe کیا ہے، یہاں سے بیٹھ کر بھی کرتے ہیں۔ جس دن ان کی unemployment کے figures آنے ہوتے ہیں ان کی markets کانپ رہی ہوتی ہیں۔ یہ میں حکومت کے official numbers دے رہا ہوں ورنہ بے روزگاری تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔ حکومت کے اپنے اعداد و شمار کے

مطابق جون 1999 میں 23 لاکھ ستر ہزار لوگ بے روزگار تھے اور یہ جون 2009 میں انتیس لاکھ تیس ہزار پر چلے گئے ہیں۔ حکومت نے 12-2011 میں جو latest figures release کیے ہیں انہوں نے 2012 کے تو نہیں کیے مگر جون 2011 کے کیے ہیں میں وہی figures دیتا ہوں وہ اس وقت چونتیس لاکھ ہیں، تئیس لاکھ ستر ہزار 1999, چونتیس لاکھ جون 2011 میں، اس سال تو پتا نہیں کتنا اور اضافہ ہو گا، صرف فیصل آباد ہی کافی ہے اس کو add کرنے میں، پانچ سو کارخانے بند ہوئے ہیں۔ اس سے اندازہ لگا لیں کہ کتنے لوگ بے روزگار ہیں اگر آپ اسی کو add کر لیں تو figures ہمیں بے ہوش کرنے کے لیے کافی ہوں گی۔ پچھلے سال کے figures میں 43.46% اضافہ ہوا ہے and this is not sustainable in any civilized part of the world. 43.4% increase in unemployment of a country in 13 years is not sustainable اور حکومت کے پاس resources نہیں ہیں۔ Government is not there to do business. Neither they have the capacity nor they have the skills nor they have the funds to do business. جو ہو رہے ہیں اس پر بھی ہمیں تشویش ہے، ہم سب کو تشویش ہے، ان کو بھی اور ہمیں بھی ہے کہ یار جتنی جلدی ہو سکے ہم ان نقصانات کو کم کریں اور یہ کسی بھی ملک میں صرف private sector investment and domestic savings سے ہوتی ہیں اور وہ میں نے آپ کو شروع میں بتایا ہے کہ domestic savings is 5.8% which is the lowest since Pakistan came into being and private sector investment is also the lowest in the last 60 years which is 12.5% and foreign investment is also the lowest and that has an impact on the unemployment and business as well. I would request through you, Mr. Chairman, that the Government must try to improve review its business policy, it has to be business friendly policy, only then business will survive, only then employment opportunities will be created. مرکزی یا صوبائی کوئی بھی حکومت نہیں کر سکتی۔ یہ ایک سال کے لیے stipend دے دیں گے، ایک سال کے لیے پنجاب دے دے گا یہ آپ ایک سال کے لیے کر رہے ہیں۔ They are not permanent opportunities for the unemployed. They are only gimmicks. Real thing is that you create those opportunities, you have no other right forum than the business and the industry of this

country, which has been totally ignored unfortunately کیونکہ جب تک آپ business and industry کو business friendly policies نہیں دیں گے تب تک آپ ان کو quagmire سے نہیں نکال سکیں گے، تب تک آپ کا بے روزگاری نمبر بڑھتا جائے گا۔ آج ہماری industry and business کیا face کر رہا ہے؟ وہ face کر رہے ہیں، acute energy shortages وہ face کر رہے ہیں آسمان کو چھونے والی قیمتیں، utility prices بجلی، گیس اور جو دوسری قیمتیں ہیں۔

جناب والا! law and order situation ہم سب کے سامنے ہے۔ Heavy markup rates, global economic crisis کے بعد دنیا 0% سے 2% پر loan دیتی ہے اور پاکستان اس وقت بھی 17% سے 18% پر دے رہا ہے۔ یعنی 200 basic points کم کرنے کے باوجود آج بھی the average borrowing rate of business community is 15% to 16%. How they would compete? وہ کیوں بنگلہ دیش نہیں جائیں گے، وہ کیوں نہیں جائیں گے ترکی؟ وہ کیوں نہیں جائیں گے Middle East جہاں ان کو دو یا تین فیصد پر قرضہ ملے گا۔ جہاں ان کو law and order situation problem نہیں ہو گی۔ جہاں ان کو utility صحیح قیمت پر ملے گی۔ ہمیں ان چیزوں کو address کرنا ہے۔ ہم نے چار سال ضائع کر دیئے۔ مجھے مشرف کے دور کو نہیں رونا، اس کو ہم نے اکٹھے رویا تھا joint گریہ زاری کی تھی، PPP اور ہم نے ڈیسک بجا کر گریہ زاری کی تھی۔ ہمیں اس کو دفن کر کے نئی شروعات کرنی تھی۔ ہم چار سال کی جمہوریت میں وہ نئی شروعات نہیں کر سکے بلکہ اس ملک کو مزید اندھیروں میں دھکیل دیا ہے۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ development expenditure کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کسی بھی ملک کو اگر ترقی کی طرف لے کر جانا ہے تو آپ کی اصل investment development expenditure ہے۔ آمدنی و اخراجات تو ادھر سے آئے ادھر سے گئے، لیکن اصل میں آپ نے development expenditure کے لیے space create کرنی ہے۔ آج سے ڈیڑھ دہائی پہلے تو ہمارے ملک میں development expenditure تقریباً سو ارب روپے تھا، 2010–11 میں 232 ارب روپے تھا اور 2011–12 میں یہ تین سو ارب تھا اور ابھی 360 ارب روپے pitch کیا گیا یہ 350 تھا NEC کی میٹنگ جس میں، میں بھی موجود تھا اس میں چوبیس مئی کو دس ارب روپے AJK اور گلگت بلتستان کے لیے مزید بڑھایا گیا۔ یہ 300 ارب روپے کا جو development expenditure ہے اس

کو ہمیں seriously, میں دوبارہ کہہ رہا ہوں seriously ہمیں اس کو بڑھانے کے لیے پوری ہمت اور کوشش کرنی ہوگی۔ آپ کا infrastructure بیٹھ رہا ہے۔ You are not doing the proper maintenance. Those who travel on M2, they see patch work. دنیا میں کہیں دس سے بارہ سال کے بعد patch work نہیں ہوتا بلکہ pre-surface carpeting کرتے ہیں۔ موٹر وے پر تھوڑی تھوڑی جگہ پر patch work ہو رہا ہے۔ You are not on a metaled road of a village. You are on motorway of a country which is supposed to connect the other countries to your country. وہ ہمارا منصوبہ تو بیچ میں رہ گیا۔ جناب والا! خدا کے لیے اس کو review کریں۔ Development expenditure کے لیے space نکالیں اور روپیٹ کر جو پیسے ہیں اس میں پھر ہم discretionary powers میں چلے گئے ہیں یہ ملک discretionary powers کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ تین سو ارب میں سے ستائیس ارب روپے Public Works Programme II کے تحت تھے، پانچ ارب PWP-I کے لیے اور پانچ ارب supplementary grnts میں ہیں۔ 37 billion out of 300 billion PSDP at the disposal of one man in a democratic regime is not acceptable. آپ اس 37 billion کو آنکھ بند کر کے energy کو دیتے۔ ابھی بھی 27 billion رکھے ہیں پھر وہ کام چھ مہینے میں ہونے جا رہا ہے۔ الیکشن میں کتنی دیر ہے، چھ مہینے، ان کے حساب سے آٹھ مہینے، لوگوں کے حساب سے اگلا ہفتہ یا اگلا مہینہ، 27 billion دوبارہ allocation at the discretion of one individual خدا کے لیے باہر نکلیں۔ بائیس ارب PWP-II and پانچ ارب PWP-I اس بجٹ میں شامل ہیں۔ اس کو reverse کریں۔ ستائیس ارب کو winding up speech میں announce کریں کہ یہ بجلی کی production کے لیے ساٹھ ارب سے 87 billion پر لے کر جا رہے ہیں۔

جناب والا! یہ کام اس طرح نہیں چلے گا، میں ایمانداری کے ساتھ ایک پاکستانی کی حیثیت سے بول رہا ہوں۔ مجھے انشاء اللہ کوئی نہیں کہے گا، مجھے اس حدیث کا پتا ہے کہ وہ بات مت کرو جس پر تم خود عملدرآمد نہیں کر سکتے۔ ہماری حکومت میں، ہم نے اس ملک میں discretionary grant کا خاتمہ کیا۔ ہم نے اس ملک میں Prime Ministers, Presidents, Governors and Chiefs of Armed Forces کی duty free گاڑیوں کو بند کیا، میں Commerce

Minister تھا ایک permit بھی 1997-98 میں issue نہیں کیا۔ پاکستان کی 73 کروڑ کی آمدنی تین ارب پینتیس کروڑ پر گئی۔ ایک بھی quota discretionary powers کے تحت کسی political base پر کسی کو نہیں دیا۔ ان کی transparent auction ہوئی۔ کسی کو کوئی discretionary special permit for import and export نہیں دیا۔ کوئی development grant نہیں دی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈار صاحب اگر آپ PWP-II کو دیکھیں تو اس میں سب سے زیادہ beneficiary تو آپ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔

Senator Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, let me remind you, nobody is supposed to interrupt me. I am on track and I am talking on budget, with all due respect. I have great regard for you. You better have a patience to listen and I am talking bipartisan. I am talking as a Pakistani.

میں وہ suggestions دے رہا ہوں جو ان کے لیے اچھی ہیں۔ یہ جب winding up speech میں announce کریں گے تو دیکھیں ان کو اس چیز پر کتنا credit ملتا ہے۔ جناب والا! اس وقت crisis بجلی کا ہے۔ ساٹھ ارب روپے ہم نے بجلی کے لیے رکھا ہے out of 360 billion ساٹھ ارب سے 500 Mw ایک سال میں add کریں گے۔ 60 billion is neither here nor there. You need much more allocation. آپ کا تو circular debt اس سے clear نہیں ہوگا۔ آپ کو پیسے چاہییں چیئرمین صاحب! میں یہ تو نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کو چھوڑ کر یہ کر لیں، میں تو کہہ رہا ہوں across the board. اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ کسی ہمارے بندے کو دینا چاہتے ہیں یا آپ لاہور میں جا کر 17 billion announce کر رہے ہیں، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے، مجھے پاکستان سے غرض ہے۔ کسی کے لیے بھی ہو، یہ کام بند کریں، یہ ایک crisis year ہے، لوگ سڑکوں پر آرہے ہیں، یہ سسٹم کے لیے ٹھیک نہیں ہے جو کچھ ہو رہا ہے۔ آپ مہربانی کریں، please review this. اگر تھوڑا بہت 2, 3 billion رکھنا ہے تو رکھ لیں لیکن آپ publicly announce کریں کہ یہ پیسے ہم واپس کرتے ہیں اور یہ پیسے ہم energy کی طرف divert کر رہے ہیں۔ ہم سب مانتے ہیں کہ یہ biggest problem اس وقت ہے، acute problem of

اس کے لیے میں آپ کو ایک suggestion Pakistan to sort out the energy crisis. دے رہا ہوں کہ جناب اس کو آپ ادھر shift کر دیں۔ آپ کو یہ سن کر حیرانی ہوگی، ہم نے ابھی تک کچھ نہیں سیکھا۔

جناب چیئرمین! آپ throw-forward terminology سے تو اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ پرانے parliamentarian ہیں۔ ہمارے ترقیاتی پروگرام کے throw-forward size کو خدا کے لیے review کرو۔ یہ بات میں نے NEC میں بھی کی تھی اور I wish کہ شیخ صاحب ادھر ہوتے ویسے تو ان کے ساتھی notes لے رہے ہوں گے۔ جناب والا! اس وقت 1800 ارب روپے کا throw-forward ہے۔ جو projects under implementation ہیں، ان کی inflationary effect تو پتا نہیں کہاں اور کب ختم ہوگا، شاید 2000 billion پر یا 2500 billion پر یا 3000 billion پر، جو ہماری history بھی ہے لیکن جو project کی approved ہے، جن projects کی earth breaking ہو چکی ہے، جن پر تختیاں لگ چکی ہیں وہ cost 1800 ارب کے projects ہیں اور جو under execution ہیں جبکہ آپ 360 ارب روپے allocate کر رہے ہیں اور اس میں سے بھی 27 ارب روپے آپ نے گیلانی صاحب کے لیے رکھ دئیے ہیں۔ اگر آپ اگلے پانچ سال کچھ بھی نہ کریں یہی project مشکل سے ختم کر لیں تو پاکستان کی کامیابی ہوگی۔ جناب والا! throw-forward 1800 billion سے زیادہ ہے as of now and I am talking and giving you this figure with full responsibility. ان کو check کریں اور اگر یہ غلط ہیں تو یہ بتائیں کہ ایسا نہیں ہے۔ Please review all this situation. میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں اور مجھے دکھ ہوتا ہے جب میں یہ چیزیں عرض کرتا ہوں۔

جناب والا! ان سے کہیں کہ یہ اپنی meeting lobby میں جا کر کر لیں تو بہتر رہے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب، شیخ صاحب۔ حاجی عدیل صاحب! بڑے valuable suggestions آرہے ہیں۔ آپ مہربانی کرکے Leader of the Opposition کو ذرا concentration سے سن لیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں آپ کو حل بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ہمیں بجلی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے، ترقیاتی کاموں کے لیے پیسے زیادہ چاہییں۔ میں آپ کو spaces بتا رہا ہوں کہ

کہاں کہاں سے پیسے نکل سکتے ہیں۔ کیا میں برا کام کر رہا ہوں؟ کیا میں آپ کی مدد نہیں کر رہا ہوں؟ اگر آپ کے لوگوں میں اتنی عقل ہوتی تو وہ خود ہی کر لیتے۔ بھئی میں آپ کو assist کر رہا ہوں کہ آپ PWP-1 میں 27 ارب کو دو ارب کریں اور 25 ارب روپے بجلی کی طرف دیں۔

ایک اور بات جو بڑی important ہے اور وہ یہ ہے کہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد and I miss my brother Raza Rabbani here today, اٹھارھویں ترمیم کے بعد جو Federal Government projects میں،ہیں، Legislative Part I میں یا Part II میں، آپ declare کر دیں کہ آئندہ ہمارا ترقیاتی پروگرام صرف ان subjects پر ہوگا۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس حکومت کے لیے ایک بہت آسان طریقہ ہے کہ انہوں نے جو اتنا بڑا plan بنایا ہے جو کہ صرف اور صرف throw forward میں ہی add ہوگا، یہ ابھی بھی اس کو review کریں۔ وہ خود بار بار کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے وسائل زیادہ استعمال کیے ہیں تو اب جب projects devolve ہو گئے ہیں تو یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے projects کو آگے لے کر چلیں۔ Why as Federal Government یا ایک آدمی یہ فیصلہ کرے کہ وہاں میں نے نالی کے لیے پیسے دینے ہیں اور وہاں میں نے پل کے لیے پیسے دینے ہیں اور وہاں میں نے گیس کے لیے پیسے دینے ہیں۔ بھئی خدا کے لیے ان چیزوں کے لیے پیسے دیں جو پاکستان کی priority ہیں۔ We don't have unlimited resources. Otherwise do it. But if you have limited resources, you should prioritize yourself and if you prioritize yourself there is no other priority than acute shortage of energy in this country as of now. لہذا میری ایک suggestion ہے یہ by the way suggestion میں نے NEC میں بھی دی ہے۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کر رہا ہوں کہ جو میں یہاں کر رہا ہوں اور پہلے نہیں کی، چند دن پہلے میں نے یہ suggestion دی ہے اس پر عمل آپ کو بھی پتا ہے کتنا ہوگا اور مجھے بھی پتا ہے لیکن I hope that the collective voice of this House who is representing the Federation of Pakistan and mostly bipartisan and above party politics. They should force this Government کہ آپ مہربانی کریں۔

حاجی صاحب، میں نے دوپہر میں ایک اچھی advice دی تھی۔ I think you are still used to your bad practice. When your were elected as Chairman of the Foreign Affairs today and Leader of the House

was there, Mr. Chairman, میں نے ان کو ایک advice دی۔ میں نے کہا کہ حاجی صاحب! آج سے you should be a different person because you are going to be the Chairman of the Senate Standing Committee on Foreign Affairs. اور میں نے کہا کہ آج کے بعد اپنا غیر سنجیدہ رویہ نہیں لانا، I am sorry to use this word, یہ ابھی مشاہد صاحب کہہ رہے ہیں کہ پنگے لے رہے ہیں یہ ابھی انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ اس کا بعد میں جواب دوں گا، یہ میرے بھائی ہیں۔ I will give you the answer.

میری گزارش یہ ہے کہ ابھی زاہد صاحب نے جو بات کی وہ بہت اہم ہے۔ اٹھارھویں ترمیم کے تحت vertical programme جو چل رہے تھے، اس کی ایک duration ہوتی ہے، وہ Health میں بھی ہیں اور Education میں بھی ہیں۔ Health and Education کے جو vertical programmes ہیں وہ صوبوں کو transfer ہوگئے ہیں اور حکومت وقت نے یہ Council of Common Interest میں مان لیا ہے کہ اس کی during the currency of the current NFC period جس میں ابھی تقریباً اڑھائی، تین سال باقی ہیں یہ مرکزی حکومت ان منصوبوں کو پورا کرے گی اور صوبائی حکومتوں کو fund کرے گی۔ یہ صحت اور تعلیم کے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ان 360 billion میں سے اس کے لیے proper allocation نہیں ہے۔ میں پنجاب کے حوالے سے آپ کو figures دے سکتا ہوں جو میں نے NEC میں record پر رکھے ہیں کہ قریباً 16 billion اس سال کا with inflation خرچہ ہے اور انہوں نے پچھلے سال 9 billion رکھے تھے اس سال 8 billion کر دیئے ہیں۔ So there is a shortfall of 7 billion for one province rather 8 billion this year اور دوسرے صوبے، زاہد صاحب اپنی تقریر میں بتائیں گے یہ ان کو اعتراض ہے کہ 26 billion مرکزی حکومت نے اپنے لیے Health کے لیے کیوں رکھ لیا ہے، آپ کا یہی ہے ناں، آپ اپنی تقریر میں بتائیں۔ میں macro باتیں کر رہا ہوں، آپ ایسی چیزیں بتائیں، میں اس وقت national level کی باتیں کر رہا ہوں، مجھے اسی پر رہنے دیں لیکن یہ بات ٹھیک ہے، اس کو میں support کرتا ہوں کہ vertical programme اسلام آباد میں 26 ارب روپے آپ خرچ نہیں کر سکتے۔ ادھر آپ کاٹ رہے ہیں، ادھر اپنے لیے آپ رکھ رہے ہیں۔ کیا کرنا ہے آپ نے؟ آپ صحیح transparency کے ساتھ اپنا بجٹ بنائیں اور اس کو follow کریں religiously یہ پنجاب already register کرچکا ہے کہ جناب آپ نے ہمارے پروگرام

کیے ہیں، آپ نے ہمیں یہ figure دیا ہوا ہے، آپ اس کو کیسے کم کر سکتے ہیں۔ جیسے guarantee انہوں نے کہا، میں ان کو بالکل support کرتا ہوں۔

جناب والا! جیسے میں نے عرض کیا کہ ہم دو چیزیں اس حکومت کو جنوری 2011 سے suggest کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کان پر کوئی جوں تک نہیں رینگی۔ ایک تو state enterprises کو جو losses ہوئے ہیں، ادھر سے بھی تقریریں سنیں گے، ادھر سے بھی سنیں گے کہ جی اس کو جتنی جلدی ہو سکے ختم کیا جائے یہ تقریباً ساڑھے چار سو ارب ہم بھٹی میں جھونک رہے ہیں۔ ایک طرف تو ہمارے پاس، آپ imagine کریں کہ اگر وہ ساڑھے چار سو ارب بچا لیں اور آپ کے جو ترقیاتی پروگرامز ہیں، اس کے لیے آپ 360 ارب روپے سے بڑھا کر 810 پر لے جا سکتے ہیں۔ What impact it would make on Pakistan یعنی ہمارے جو Development Expenditures ہیں وہ asset create کرتے ہیں اور current expenditures پر جو خرچے کرتے ہیں وہ تو نالی میں بہہ جاتے ہیں۔ وہ تو گیا، salaries, allowances یہ، وہ، پٹرول تو اس سے ملک میں کبھی کوئی ترقی نظر نہیں آتی ہے۔ یہ Motorways M-2 جو آج سے پہلے ہماری حکومت میں 20 ارب روپے میں بنا تھا۔ آج اس Finance Ministry سے پوچھیں۔۔

(اس مرحلے پر اذان مغرب ایوان میں سنائی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈار صاحب اگر آپ مزید وقت لینا چاہتے ہیں تو پھر نماز کا وقفہ کر لیں۔ اگر دو تین منٹ میں ختم کر لیں تو ٹھیک ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جو sense of the Houses لیں اگر آپ وقفہ کرنا چاہتے ہیں تو پونے آٹھ بجے دوبارہ شروع کر لیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نماز کے لیے وقفہ تو ضروری کرنا ہے۔ ۲۰ منٹ نماز کے لیے وقفہ کرتے ہیں۔

سینیٹر کرنل (رٹیائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب چیئرمین! پورے کراچی میں آج قتل عام ہو رہا ہے۔ آج ایسا قتل عام ہو رہا ہے جو آج تک کراچی بلکہ پوری دنیا کے کسی شہر میں نہیں دیکھا گیا۔ تاجروں کو kidnap کیا جا رہا ہے۔ Kidnapping for ransom کھلی ہو رہی

ہے۔ ہمارے لوگوں کو مارا جا رہا ہے۔ ہمارے لوگوں کا مطلب ہے پاکستان کی ساری خوبصورت قومیں جو کراچی میں بستی ہیں۔ ان کا قتل ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اپنی تقریر میں کریں۔

(نماز کے لیے وقفہ کر دیا گیا)

(اجلاس کی کارروائی بعد از وقفہ نماز مغرب زیر صدارت جناب قائم مقام چیئرمین شروع ہوئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ڈار صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! میں نے ایک point پر بات کرنی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Is it your point of order? Right, but don't take more than two minutes.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, I am grateful because you have a great love for humanity.

جناب والا! کراچی میں جو لاشیں گر رہی ہیں، وہ سب پاکستانی ہیں۔ پاکستانی خون بہہ رہا ہے۔ آج بارہ لاشیں گری ہیں۔ ان میں سے تین متحدہ قومی موومنٹ کے workers ہیں، جیسا کہ میں نے بتایا منصور، شریف اور اعظم وغیرہ لیکن باقی بھی سب ہمارے ہیں۔ سب پاکستانی ہیں۔ یہ پاکستانیوں کا خون بہہ رہا ہے۔ پورے پاکستان نے دیکھا ہے کہ کون دہشت گردی کر رہا ہے۔ کس کے پاس مشین گنیں ہیں؟ کس کے پاس راکٹ لانچرز ہیں؟ کس کے پاس گرینیڈز ہیں؟ پولیس کو کون بھگا سکتا ہے؟ یہ سب کچھ پاکستان کے ٹیلی ویژن پر ہمارے بہادر میڈیا نے cover کیا ہوا ہے۔ جناب! جب کراچی flourish کرے گا تو پاکستان flourish کرے گا۔ جب کراچی میں تجارت ہو گی تو پاکستان میں تجارت ہو گی۔ جب آپ کراچی کے تاجروں کا اس بیدردی سے kidnapping for ransom کر رہے ہیں تو ہمارے ملک کی development کیسے ہو گی؟ ہماری کیا ترقی ہو گی؟ آج بارہ تاجروں کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔ کراچی میں ہماری رینجرز اور پولیس، دنیا کی بیکار ترین اور ڈرپوک فورس ہے۔ سب کھڑے ہیں، بھاگ رہے ہیں۔ کوئی کچھ نہیں کر رہا۔ کوئی کسی کو پکڑ نہیں رہا۔ کہیں بھی انصاف کا نام و نشان

نہیں ہے۔ ان دہشت گردوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔ وہ کراچی پر راج کر رہے ہیں۔ Law and order کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ ہر طرف سے failure ہے۔ کراچی کے عوام سہمے ہوئے ہیں۔ کراچی کے عوام آج دبے ہوئے ہیں۔ بندہ کسی بھی قوم پختون، بلوچ، پنجابی قوم کا ہو، اگر اس کی لاش گرتی ہے تو پورا پاکستان روتا ہے کیونکہ وہ پورے پاکستان کی لاش ہے۔ ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے۔ جناب! کوئی منسٹر صاحب یا کوئی اتھارٹی آکر ہمیں بتائے۔ وہ کراچی کے لیے گارنٹی دے کہ اس خون خرابے کو روکا جائے گا۔ اس وقت تک کے لیے احتجاجاً ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(ایم کیو ایم کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! کراچی کو de-weaponize کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: عدیل صاحب! اس وقت بجٹ پر بات ہو رہی ہے۔ شیخ صاحب! آپ ذرا دوستوں کو لے کر آئیں۔ ڈار صاحب! شروع کیجیے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میں شکر گزار ہوں۔ آپ نے میرا rhythm تو توڑ دیا ہے لیکن میں دوبارہ اپنا کام ایکشن میں آکر شروع کرتا ہوں۔ میں عرض کر رہا تھا۔ میں پاکستان کے microeconomic issues کی بات کر رہا تھا۔ نماز مغرب کے وقفے سے پہلے پاکستان کے economic indicators کی بات کر رہا تھا۔ پاکستان کے عوام کے مسائل کی بات کر رہا تھا۔ بیروزگاری کی بات کر رہا تھا۔ غربت کی بات کررہا تھا۔ میں energy crisis کی بات کر رہا تھا۔ میں تنقید برائے تنقید نہیں کر رہا تھا، میں ساتھ ساتھ مسلم لیگ (ن) اور اس کی قیادت کی طرف سے میاں نواز شریف صاحب کی authorization کے ساتھ آپ کو proposal دے رہا تھا کہ ہم ایک قوم ہو کر ان مسائل کو کیسے حل کر سکتے ہیں۔ ترقیاتی پروگراموں کے حوالے سے میرا ایک پوائنٹ رہ گیا تھا۔ میں نے وقفے سے پہلے جیسے عرض کیا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو اس طرح لیں کہ جو projects وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتے ہیں Federal Legislative List Part-I میں، اگر یہ اس پر اپنا کام محدود کر لیں کیونکہ آئین کے حوالے سے تو کرنا چاہیے تو اس کا ہمیں بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ ان کا scope of work clear ہو گا۔ یہ ان پر زیادہ resources allocate کر سکیں گے اور ان میں بجلی موجود ہے۔ بجلی اور ریلوے ابھی بھی Federal Legislative List Part-II میں ہے جسے Council of Common Interest govern کرتی ہے، جس میں

چاروں صوبوں کی قیادت اور چار Federal Ministers including Prime Minister ہوتے ہیں، وہ اسے regulate کرتے ہیں۔ یہ وہ کام ہے جو بغیر پیسے خرچ کیے ہو سکتا ہے۔ آپ کو صرف bold measures لینے ہیں، reforms کرنے ہیں اور اپنے سسٹم میں تبدیلی لانی ہے۔ ایک quick فیصلہ کرنا ہے اور اس پر آپ نے عملدرآمد کرنا ہے۔ اس کے benefits آپ دیکھیں گے کہ پورے پاکستان میں appreciate ہوں گے۔اسی طرح حکومت کو ایک اور کام کرنا چاہیے کہ devolution سے پہلے Federal Government جو ترقیاتی بجٹ پر کام کرتی تھی تو اس وقت PWD کے project کی ایک limit ہوتی تھی کہ اگر پانچ ارب تک کا project ہو تو وہ خود کر سکتے ہیں ورنہ ان کو CPWD کے پاس آنا پڑتا تھا۔ اگر KPK کا project سات ارب روپے کا ہے اور اگر یہ سات ارب روپے کا project کرنا چاہتے ہیں تو ان کو کیا ضرورت ہے کہ یہ کئی مہینے یہاں آ کر CDWP میں دھکے کھائیں۔ اگر ایک صوبہ اپنے resources کے ساتھ PDWP کے ساتھ ایک project لگانا چاہتا اور PDWP وہ project approve کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں یہ requirement نہیں ہونی چاہیے، اس میں 05 million کی limit نہیں ہونی چاہیے اور اس کو remove ہونا چاہیے۔ ہاں اس project کی جو details ہیں، وہ Federal Government کو like a post office ان کو بھیجنی چاہییں تاکہ ان کو یہ پتا ہو کہ KPK, Sindh, Punjab and Balochistan اپنے finances سے کون سے projects کر رہے ہیں۔ یہ ہمارا CDWP کا جو لمبا bureaucratic, time wasting process ہے کہ صرف اس وجہ سے کہ پانچ ارب سے زیادہ کا منصوبہ ہے تو وہ یہاں آئے گا اور پھر وفاقی حکومت اپنی powers استعمال کرے گی، پھر ان کو چکر لگوائے گی اور انہی چھ، آٹھ ماہ یا ایک سال میں اس کی قیمت اگر چھ ارب تھی تو وہ آٹھ ارب ہو چکی ہوتی ہے۔ پاکستان کا ایک ایک پیسا قیمتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت یہ action لے اور پانچ ارب کی اس ceiling کو ختم کر دے تو یہ حکومت وقت کا ایک اچھا کام ہو گا جو کہ صوبوں کے ترقیاتی منصوبوں کو speed up and accelerate کرے گا۔ Devolution کے بعد یہ ایک logical and auto step ہونا چاہیے تھا کہ اگر آپ اپنے resources سے کر رہے ہیں۔ ہاں جہاں پر Federal Government share کر رہی ہے یا اس میں کوئی foreign loan involve ہے اور یا وہ Economic Affairs Division کی طرف سے ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، پھر وفاقی حکومت ضرور اس process کو جاری رکھے لیکن ایک صوبے کا 100% funded project اور

PDWP جس کی اپنی ایک body ہوتی ہے وہ اس کو approve کرے اور اس time wastage کو ختم کیا جائے۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ہم public sector enterprises میں 400, 450 ارب روپے بھٹی میں جھونک رہے ہیں اور politically, illegally banks کے جو loans write off ہوئے ہیں جو کہ پچاسی ارب کے قریب تھے، ہم نے پچھلے ڈیڑھ سال struggle کی ہے۔ ہمارا جنوری 2011 کا جو proposed agenda تھا، میں حکومت کو آج بھی یہ propose کروں گا کہ پاکستان اور پاکستان کے عوام کی خاطر اس ایجنڈے پر جس پر ہم پینتالیس دن اکٹھے محنت کر کے کچھ معاملات آگے لے کر گئے تھے، اس کو review کریں اور اس کو عملی جامہ پہنائیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی یاد دہانی کے لیے یہ عرض کر دوں کہ اس میں یہ موجود تھا کہ سیاسی بنیادوں پر لیے گئے قرضوں کی معافی کو واپس کیا جائے اور جو illegal قرضے ہیں، ان کو recover کیا جائے۔

(اس موقع پر ایم کیو ایم کے اراکین ایوان میں واپس آگئے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: یہ data بھی آیا تھا اور اس پر کام بھی شروع تھا اور حکومت نے ensure کیا تھا۔ جناب چیئرمین! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک آدمی جس کی 10 mills ہوں، جس کی بڑی بڑی گاڑیاں اور بڑے بڑے بنگلے ہوں اور اگر اس کا ایک project fail ہو گیا تو اس نے اس project کا پورا قرضہ معاف کرا لیا کیونکہ اس کے بڑے لمبے ہاتھ تھے، اس کے تعلقات بڑے بڑے لوگوں سے تھے۔ یہ پیسے قوم کی امانت ہیں، اگرچہ سارے Banks ماسوائے National Bank کے privatize ہو چکے ہیں لیکن یہ ہم سب کی collective responsibility ہے کہ ہم ان دو سو پچاسی ارب روپے میں سے جتنا پیسہ جو اس type کا ہے اور illegally and photo copies پر disburse ہوا تھا اور آج تک recover نہیں ہوا اور eventually write off ہوا، اس کو recover کر کے پاکستان کے خزانے میں جمع کرائیں اور اس کو بجلی کی کمی دور کرنے کے لیے خرچ کیا جائے۔

جناب چیئرمین اور جناب قائد ایوان صاحب، یہ ہمارے یا آپ کے نہیں بلکہ یہ پاکستان کے مفاد میں ہے۔ یہ امانت بھی ہے، یہ ہماری قومی ذمہ داری بھی ہے، اللہ کے سامنے بھی ہماری جوابدہی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان Houses میں بٹھایا ہے تو ہم سے کچھ کام لینا ہے اور یہی کام لینا ہے کہ ہم غلط کو

غلط اور صحیح کو صحیح کہیں۔ اگر کوئی غلط کام ہوا ہے اور ہم physically اس کو نہیں روک سکے تو اس floor کے ذریعے اپنی strength کو use کر کے اس کو reverse کریں اور اس کو ختم کریں۔

اسی طرح ہم نے عوام کی روز مرہ کی مشکلات میں کمی کے لیے عرض کی تھی اور جناب چیئرمین! میں نے شروع میں daily essential commodities کی ایک لمبی list پڑھ کر سنائی تھی۔ جب مہنگائی کی بات ہوتی ہے، عوام بلک رہی ہے کہ اب ہمارے بچوں کے لیے دو وقت کی روٹی نہیں ہے، ہمارے پاس بجلی کے bills pay کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں، بچوں کے دودھ کے لیے، ہسپتالوں میں علاج کے لیے، پیسے نہیں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ cost of production میں اگر پچاس روپے کی increase ہونی چاہیے تو وہ اپنی مرضی سے تقریباً سو یا دو سو روپے increase کر رہے ہیں یعنی free for all ہے کہ جس کا جو جی چاہے کرے۔ بڑے بڑے cartels ہیں اور ان کو کوئی پرواہ نہیں ہے، یہ Europe or Western countries نہیں کہ جہاں پر بڑی مضبوط consumer protection societies ہوتی ہیں۔ وہاں پر society پڑھی لکھی ہے، ان کے پاس resources ہیں، وہ بالکل نہیں چلنے دیتے۔ ہمارا regulator بھی کچھ نہیں کرتا اور ہم نے اس چیز کو مد نظر رکھ کر یہ proposal دی تھی کہ عوام کی مشکلات میں کمی کے لیے روزمرہ استعمال کی اشیا کی قیمتوں میں موثر control کا نظام وضع کیا جائے۔ وہ کام آج تک cold storage میں پڑا ہوا ہے۔ اس میں ہم نے magistracy کے انتظامات کا بھی طے کیا تھا، PML(N) and PPP نے صوبوں کو بھی engage کیا تھا اور میں آپ کے توسط سے دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ اس نظام کو جلد از جلد نافذ کیا جائے تا کہ پاکستان میں قیمتوں میں جو unfounded, unreasonable بے انتہا اضافہ ہوتا ہے، اس کا فوری سد باب کیا جائے۔

جناب! ہم نے austerity کی بات کی تھی، میں وہ proposal آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ قومی اداروں اور corporations مثلاً PIA, Pakistan Steel Mills, PEPCO, Railways, OGDC, PSO, NHA, Civil Aviation Authority, KPT and CDA اور اس طرح کے جتنے ادارے ہیں، ان کو restructure کیا جائے تا کہ ان میں جو اربوں روپے کی corruption ہے اور پاکستان کے تقریباً ساڑھے چار سو ارب روپے کا انتہائی قیمتی سرمایہ اور tax payer کے جو پیسے ہیں، ان کو ان خساروں اور نقصانات کو پورا کرنے میں نہ جھونکا جائے۔ ان اداروں میں شفاف طریقے سے اہل، باصلاحیت، ایماندار لوگوں پر مشتمل professional management

boards تشکیل دیے جائے اور FBR میں جو ٹیکس چوری اور leakages ہیں، ان کو ختم کرنے کے موثر اقدامات کیے جائیں۔ جناب والا! تقریباً ڈیڑھ سال ہونے والا ہے اور ڈیڑھ سال میں ماسوائے چند DISCOs (distributions companies) میں اور اس پر بھی میڈیا نے بہت انگلیاں اٹھائی ہیں کہ professional management and competent لوگوں کو لائیں۔ Metric pass/fail لوگوں کو مت لائیں۔ ان کو اگر نوازنا ہے تو کسی banana republic میں Ambassador بنا کر بھیج دیں تاکہ وہ وہاں جا کر golf کھیلیں، عیاشی کریں لیکن ان اداروں پر اس طرح کے incompetent لوگوں کو بٹھانے سے آپ نہ اللہ کے سامنے اور نہ اس قوم کے سامنے سرخرو ہوں گے اور نہ ہی آپ کا ضمیر آپ کو کبھی معاف کرے گا جب آپ حکومت سے باہر جائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک اور اہم چیز کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ financial indiscipline ہے۔ جناب! آپ کا گھر ہو، آپ کسی کاروبار کے مالک ہوں، ہم سے ہر کوئی کسی نہ کسی category میں آئے گا، گھر میں تو سب آتے ہیں، کئی لوگ business میں آئیں گے، آپ ملازم ہوں، کسی بھی جگہ پر ہوں، جب تک آپ discipline نہیں رکھیں گے، مطلب یہ کہ اگر آپ afford کر سکتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس ماہ میں میری چار ہزار روپے income ہے اور میرے اخراجات چار ہزار روپے ہوں گے، اگر آپ اس کو اس طرح نہیں رکھیں گے تو پھر معاملہ خراب ہو گا۔ ہماری جو supplementary grants ہیں، جناب والا! مجھے یاد ہے کہ جب میں Finance Minister تھا تو یہ سینیٹ کی جو چند صفحوں کی note book ہے، ان supplementary grants کے اتنے صفحات ہوتے تھے۔ Supplementary grants دو قسم کی ہیں۔ ایک technical supplementary grant ہے۔ مثلاً میری یا بدر صاحب کی وزارت ہے، ہم نے کہا کہ ہم نے جو Cycles and Motor Cycles خریدنی تھیں، یہ نہیں چاہییں، ہمیں Computers چاہییں۔ میں اپنا ایک expenditure surrender کرتا ہوں اور حکومت کو دوسرے expenditure کے لیے کہتا ہوں، اس کو technical supplementary کہتے ہیں۔ مجھے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہے کہ اگر آپ بہتر چیز کے لیے supplementary grant مانگتے ہیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں اس کو پھر بھی discipline میں گنتا ہوں۔ ایک regular supplementary ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بدر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں اپنی وزارت سو ملین روپے میں چلاؤں گا اور چھ ماہ کے بعد یہ کہتے ہیں کہ مجھے تو پچاس ملین مزید چاہییں اور پھر حکومت وقت اور وزارت خزانہ ان کو دے دیتی ہے تو اس کو

regular supplementary کہتے ہیں یعنی آپ بجٹ کے amount سے باہر نکل رہے ہیں اور یہ regular supplementary discipline کے بالکل opposite ہے۔ دنیا میں ہے کہ آپ اپنے اخراجات سے 2, 3% سے باہر نکلیں گے یعنی اگر آپ زیادہ اخراجات کر رہے ہیں تو پھر دنیا میں آپ کو اپنی پارلیمنٹ کے پاس نہیں جانا پڑتا، آپ اس کو خرچ کر لیتے ہیں جب اگلے سال بجٹ آتا ہے اور بجٹ pass ہوتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ ہم نے 2, 3 and 4% زیادہ خرچ کیا ہے، آپ مہربانی کر کے ex-post facto approval دے دیں، fait accompli لیکن ہماری کیا حالت ہے؟ جناب چیئرمین! یہ بڑی افسوسناک بات ہے، آپ پریشان نہ ہوں، میں آپ کو figure دیتا ہوں لیکن خدارا! اس کے لیے کچھ کریں، اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو ہمارا معاملہ bad سے worse اور worse سے further worst ہوتا جائے گا۔ ہم نے پچھلے سال 387 billion regular supplementary grant تھی یعنی ہم نے 1891 ارب رکھے تھے، ہم نے پچھلے سال اس پر 387 ارب اور خرچ کیے۔ میں نے یہاں پر اپنے بھائی سے کہا جو چلے گئے ہیں کہ آپ IMF میں کام کرتے رہے ہیں، آپ دنیا کے discipline کو سمجھتے ہو، یہ کیا کر رہے ہیں، 20% اضافہ ہو رہا ہے۔ مجھ سے on the floor of the Finance Committee وعدہ کیا گیا کہ ہم آپ کو assure کرتے ہیں کہ آئندہ اس قسم کا financial indiscipline اس ملک میں نہیں ہوگا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی، ماضی کی غلطی اللہ بھی معاف کر دیتا ہے، ماضی کو چھوڑیں اور آگے چلیں۔ ابھی جو کتابیں بانٹی گئی ہیں، supplementary grant کی اتنی موٹی کتاب ہے کہ اکیلے اٹھانے والی کتاب ہے، جناب چیئرمین! آپ کو یہ سن کر دکھ ہوگا کہ ابھی 30 جون 2012 کو سال ختم ہونے والا ہے، ہم نے expenditure کے لیے 2315 ارب روپے رکھے تھے، 425 ارب 70 کروڑ کی regular supplementary grants National Assembly budget pass کرنے کے بعد pass کرنے والی ہے، جناب! یہ پھر almost 18.5% ہے۔ ہم نے کیا سیکھا ہے؟ پچھلے سال 387 billion regular supplementary grants تھیں، اس سال آپ کا supplementary grants کا جو بجٹ approval کے لیے پچھلے سال کے حوالے سے آئے گا، آپ کہیں گے کہ ہم اپنے آپ کو دوبارہ قابو میں نہیں رکھ سکے اور ہم نے regular supplementary خرچے زیادہ کر لیے ہیں، 425 ارب 70 کروڑ روپے کی National Assembly دوبارہ approval دے گی کیونکہ یہ House approval نہیں دیتا۔ میں آپ کے توسط سے اس حکومت سے پرزور demand کرتا ہوں کہ ایک percentage fix کریں کہ 2, 3

4% and جو بھی reasonable ہے، اس سے زیادہ خرچہ ہوگا تو ہم واپس پارلیمنٹ کے پاس آئیں گے، ہم پارلیمنٹ سے prior approval لیں گے۔ ہم خرچہ زیادہ نہیں کریں گے، چاہے وہ جتنا بڑا آدمی ہو، ہم خرچے سے انکار کریں گے، یہ ان کے لیے بہتر ہے، یہ ان کو credit ملے گا، یہ Opposition کو credit نہیں ملے گا، یہ credit لیں اور اگر یہ credit لیں گے، انشاء اللہ یہ ملک کے لیے بہت بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین! میں نے اسی طرح عرض کیا کہ ملکوں کے مسائل ہیں اور میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ ہمارے پاکستان کے دو biggest مسئلے ہیں، ہمارا ایک بجٹ کا خسارہ ہے جو کہ روپوں میں آمدنی اور اخراجات کا فرق ہوتا ہے، ہمارا ایک current account کا خسارہ ہے جو کہ trade کا خسارہ یا surplus, plus remittance, plus ہمارا کچھ باہر سے external ہے، ہم جسے dollar کا خسارہ کہتے ہیں۔ ایک foreign currency کا خسارہ ہے، آپ کے روپوں کا خسارہ ہے، ایک کا نام fiscal deficit ہے اور دوسرے کا نام current account deficit ہے، یہ دونوں خطرناک ہیں۔ یہ دو قسم کے different cancer ہیں، ہم جب تک ان کو حل نہیں کریں گے، ہمارے پاکستان کی معیشت کے مسائل کبھی بھی حل نہیں ہوں گے، ہمیں اپنے وسائل کے اندر رہنا ہوگا اور جب وسائل میں رہیں گے تو بجٹ کا روپوں والا خسارہ بند ہو جائے گا پھر ہم currency note print نہیں کریں گے پھر آپ کی monetary expansion نہیں ہو گی پھر آپ کو قرضوں پر زیادہ سود نہیں دینا پڑے گا۔ آپ کے پیسے بچیں گے تو آپ وہ پیسے health and education پر خرچ کریں گے، آپ ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کریں گے، آپ پاکستان کے عوام کو اچھی health facilities دیں گے اور اس کے علاوہ آپ ان کی social safety net میں help کریں گے۔ میں نے پچھلے سال بھی عرض کیا تھا کہ خدا کے لیے صحیح figures project کریں تا کہ آپ کو سال کے بعد embarrassment نہ ہو، سال گزر گیا، آپ کو budget 4% خسارہ نہیں مل رہا، یہ قریباً 6 سے 6.5% ہے اور وہ مان چکے ہیں۔ میں نے آپ کو borrowing figure دے دیا ہے کہ 643 ارب کی extra borrowing ہوئی ہے۔

اب ہمارا جو دوسرا مسئلہ آرہا ہے، وہ اس سال کے حوالے سے ہے جو current سال ہے۔ میں اس پر دوبارہ پچھلے سال کے طرز پر اپنی ایماندارانہ رائے دوں گا کہ انہوں نے ابھی اپنے آپ کو آمدنی میں کہاں over optimistic کر لیا ہے اور انہوں نے اخراجات میں کہاں under projected کیا ہے یا under budgeted کیا ہے۔ اس سے پہلے یہ گزارش کروں، میں current account

deficit کے مسئلے کو حل کر لوں، یہ جہاں پر credit مانگتے ہیں اور ہم ان کو credit دیتے ہیں کہ current account deficit IMF کے پیسے آنے کی وجہ سے ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ انہوں نے ہمیں upfront 8 billion دیئے ہیں اور قریباً 7.5, 8.75 and 3 ارب ابھی نہیں آئے کیونکہ programme راستے میں مکمل نہیں ہوا جو پانچ، چھ وعدے کیے گئے تھے، وہ پورے نہیں ہوئے۔ Current account deficit inflows کی وجہ سے بہتر ہو گیا تھا، مجھے نیند نہیں آتی جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ ہمارا current account deficit دوبارہ 3.4 billion پر negative جا رہا ہے، ہمیں جو تھوڑا سا relief ملا تھا، ہمارا وہ دوبارہ 3.4 ارب پر negative ہونے والا ہے۔ ہم foreign exchange reserves کی بات کرتے ہیں، وہ اس وقت 16.5 billion ہے، یہ 30 اپریل ایک مہینہ چند دن پہلے کی بات ہے، میں official figure دے رہا ہوں، یہ 16.5 ارب ہیں جس میں سے 12 ارب State Bank کے پاس تھے اور بینکوں کے پاس لوگوں کے 4.5 ارب تھے۔ اسی طرح یہ figure 30 June, 1999 کو 2 ارب 40 کروڑ تھا یعنی یہ 2.4 billion تھا اور اس میں State Bank 1.7 billion کے پاس تھے اور 700 million دوسرے بینکوں کے پاس تھے۔ ان tenures میں ایک آمریت کا آٹھ سالہ دور ہے اور ایک چار سالہ جمہوریت کا دور ہے، ہمیں عوام کو یہ دکھانا تھا کہ ہم آٹھ سالہ دور سے پاکستان کو نکال کر بہتری کی طرف لے آئے ہیں اور ہم نے پاکستان کا قبلہ درست کر دیا ہے۔ اس وقت 30 ارب dollar کے قرضے تھے، 30.2 ارب dollar کے قرضے 30th June, 1999 کے قرضے تھے، میں بد قسمتی سے کہوں گا کہ 31st March, 2012 کو 60 ارب 30 کروڑ dollar پر چلے گئے، ہم 30 billion dollar کا بحیثیت قوم external debt and liability میں increase کر چکے ہیں، پچھلے 12, 13 سال میں 30 سے 60 ارب dollar increase کر چکے ہیں۔ یہ 60 ارب ہیں، فرق 30 ارب کا ہے تو یہ 30 ارب کا فرق کہاں گیا، میں نے آپ کو officially reserves کا figure دے دیا ہے، یہ Government کی کتابوں سے ہے، کوئی dispute نہیں ہے، total 2.4 ارب ہے، میں نے آپ کو آج کا 16.5 figure دے دیا ہے تو آپ کی increase کیا ہوئی؟ آپ کی increase 14 ارب ہوئی۔ اس میں 9/11 کے بعد آپ پر 10 ارب dollar کی جو نوازشات ہوئیں، وہ شامل ہیں، وہ extra ہیں، اس کے باوجود آپ کا قرضہ 60 ارب پر گیا ورنہ 70 ارب پر ہوتا، یہ جو 30 ارب dollar کا فرق ہے اور ہم نے 30 ارب dollar اور ادھار لے لیے، ہم نے اپنے reserves میں صرف 14 ارب dollar کا اضافہ کیا۔ ہم 16 ارب dollar کھا گئے اور 10 ارب وہ بھی کھا گئے، ہم نے پاکستان میں 26

ارب dollar کو پچھلے 13 سال میں آگ لگا دی، this is the climax of financial indiscipline in any part of the world خدا کے لیے! take the first step یہ step کب لیں گے جب ہم اس دنیا سے چلے جائیں گے، ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لیے کیا چھوڑ کر جائیں گے، یہ مشکل کام ہے لیکن یہ کام کریں۔ ہم نے آپ کے ساتھ یہ کام کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا لیکن آپ نے اس بیڑے میں سوراخ کر کے ہمیں فارغ کیا، اب آپ یہ کام اکیلے کریں، ہم آپ کو time and again suggestion دیتے ہیں لیکن آپ کو عمل کرنے کی توفیق تو ہو۔ جناب چیئرمین! پاکستان اس کا متحمل نہیں ہوسکتا، میں آپ کو جو عرض کر رہا ہوں، میں آپ کو بتا رہا تھا کہ جو روپوں کا خسارہ ہے، یہ بڑی simple چیزیں ہیں۔ میں نے تو ایک رات لگائی ہے، سارے figures اور ساری کتابیں رکھی ہیں تو نکل آئے ہیں۔ اگر آپ بجٹ کے خسارے کی figures لے لیں کہ 1999ء سے 2008ء آمریت کا دور، اس میں بجٹ کا خسارہ تقریباً 2585 billion rupees ہے، یعنی جب ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں، جب ہم جمہوریت کو promote کرتے ہیں اور جمہوریت کو defend کرتے ہیں تو جو آمریت کے لوگ ہیں وہ اس لیے کہتے ہیں کہ ہمیں وہی era بہتر ہے کہ ایسے figures ان کے ہاتھ میں ہیں، اگر میں نکال سکتا ہوں تو وہ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان چار سال میں 2008 سے 2012 تک، ہم نے 4104 ارب کا خسارہ کیا ہے۔ آمریت کے ساڑھے آٹھ سال میں 2585 billion کا اور جمہوریت کے چار سالوں میں 4104 billion کا خسارہ ہوا ہے، یہ total 6689 billion بنتا ہے۔ آپ نے یہ خسارہ ادھار لے لے کر پورا کیا ہے اور plus devaluation سے آپ کے قرضے 3 ارب سے بڑھ کر 12 ارب پر گئے۔ یہ سارا chain ہے، it is nothing in isolation اگر آپ من حیث القوم اپنے وسائل میں رہنا سیکھ لیتے تو آج یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا کہ آپ اگلے سال 900 ارب سود دینے جا رہے ہیں۔ کیا 900 ارب چھوٹا amount ہے کہ جس ملک میں ترقیاتی پروگرام کا سائز ہی 300 ارب کے قریب ہو؟ ہم تین گنا زیادہ سود دیں گے۔ ہم survive نہیں کر سکتے، ہمیں اپنی priorities کو change کرنا ہوگا۔

جناب والا! اگر ہم ان کاموں کو کامیابی سے کر لیں تو یقین کریں کہ انشاء اللہ ہماری آنے والی نسلیں ہمیں یاد رکھیں گی اور اگر ہم نے یہ کام نہیں کیے تو آنے والی نسلیں ہمیں curse کریں گی کہ یہ کیسے لیڈر تھے، یہ کیسے Parliamentarian تھے، یہ کیسے Senators تھے کہ ایک طرف تو قائداعظمؒ نے پاکستان بنایا، دوسری طرف علامہ اقبالؒ نے خواب نے دیکھا کہ یہ دنیا کا بہترین ملک ہوگا

اور تیسری طرف ان لوگوں نے پاکستان کو ایسی گھمبیر معاشی مشکلات میں ڈال دیا کہ پاکستان کی عوام تلملا اٹھی۔ اس کے لیے as one nation we have to sort out these problems. جیسے میں نے عرض کیا کہ میں اس کو appreciate کرتا ہوں کہ جب شیخ صاحب یہ کہتے ہیں کہ FBR نے revenue 25% زیادہ اکٹھا کیا، مجھے خوشی ہے، میں اس پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن مجھے ان سے گلہ ہے، آپ ریکارڈ نکال لیں اسی floor پر میں شوکت عزیز صاحب اور مشرف صاحب کو بھی یہی کہا کرتا تھا کہ جب وہ کہتے تھے ہم نے 300 ارب، 400 ارب اور اکٹھے کر لیے، میں نے کہا میں آپ کو complement کرتا اگر آپ اپنے اخراجات کم از کم اس سے زیادہ نہ بڑھاتے۔ آپ کے additional اخراجات اگر اس additional revenue سے کم ہوتے تو میں آپ کو salute کرتا لیکن ہوا کیا کہ اگر ہم نے ایک طرف یہاں tax revenue increase 25% کیا ہے تو دوسری طرف ہم نے تقریباً 600 ارب expenditure increase کر دیا ہے۔ اس چیز کا پاکستان متحمل نہیں ہو سکتا، ہمیں اس کو ٹھیک کرنا ہے، اگر political will نہیں ہے تو یہ معاملہ پاکستان afford نہیں کر سکتا۔ جناب چیئرمین! میں یہ آپ کو بالکل ایمانداری کے ساتھ اور اللہ نے مجھے جو بھی چھوٹا موٹا experience دیا ہے یا تعلیم دی ہے اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ یہ بڑا serious مسئلہ ہے، ہمیں اپنے آپ کو self disciplined کرنا ہو گا۔ کیا یہی ملک ہے جس کا fiscal خسارہ آج سے 13 سال پہلے 175 ارب تھا؟ کیا آپ نے سیاچن واپس لے لیا ہے؟ کیا آپ نے کشمیر فتح کر لیا ہے؟ کیا آپ نے پانچواں صوبہ بنا لیا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ 175 ارب کا خسارہ آج 1300 ارب پر پہنچ چکا ہے؟ It is nothing but عیاشیاں، mismanagement and indiscipline. آئیے اس کو ٹھیک کریں، let us get back to 175 billion, not only 175 billion from 1300 billion but let us get to zero. We have to take it to zero and this is doable Chairman *sahib.* آپ کو اپنی آمدنی بڑھانی ہو گی، آپ کو ٹیکس چوروں سے ٹیکس لینا ہو گا، آپ کو tax broaden کرنا ہو گا۔ یہ پاکستان کے ہر شہری کا فرض ہے اگر وہ نہیں دیتا تو آپ کو زبردستی پیسے لینے ہوں گے۔

میرے یہاں کچھ ساتھی بیٹھے ہیں انہوں نے مجھ سے break میں بات کی کہ تم agriculture tax پر بات کرو، میں agriculture tax پر بات کروں گا۔ Agriculture tax اٹھارہویں ترمیم میں نہیں، 1973ء کے آئین کے مطابق وہ صوبائی ٹیکس ہے۔ سب parties کے

نمائندے موجود ہیں، حاجی صاحب بھی موجود ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم میں کوشش کی گئی کہ کسی طریقے سے اس ٹیکس کو federal domain میں لے آئیں، پیسے تو divisible pool کے ذریعے پھر صوبوں کو جاتے ہیں لیکن خاص طور پر چھوٹے صوبوں کی resistance اتنی زیادہ تھی کہ جناب یہ نہ کریں، ٹھیک ہے نہ کریں تو آپ کے پاس agriculture tax کا اتنا اچھا source ہے، آپ اس کی robust form میں collection کریں۔ میرے خیال میں یہاں کافی ساتھیوں کو شاید نہ پتا ہو۔ پاکستان کے صوبوں میں tax on agriculture income law موجود ہے۔ میں جب فنانس منسٹر تھا تو چاروں صوبوں میں یہ قانون introduce کیا گیا تھا لیکن آمریت نے اس کا اتنا بیڑا غرق کر دیا کہ وہ fix mode پر چلا گیا۔ آج پنجاب ایک ارب سے کم پیسے اکٹھے کر رہا ہے اور سندھ صرف 30 کروڑ اکٹھا کر رہا ہے۔ یہ ایک federation ہے، ہمیں اس type کے پورے ملک میں uniform tax introduce کرنے ہوں گے تا کہ سندھ، پنجاب، KPK، بلوچستان، گلگت بلتستان یا AJK کا رہنے والا یہ نہ سوچے کہ میں کسی اور پاکستان میں رہتا ہوں۔ اس spirit کے تحت پنجاب میں PML(N) کی طرف سے ہم نے کئی مہینے پہلے Council of Common Interests میں summary بھیجی ہے کہ agriculture tax کا law موجود ہے اس کو پاکستان میں uniform طریقے سے introduce کریں۔ آپ یہ announce کریں اور government winding up speech سے پہلے یہ فیصلہ کرے کہ uniform tax لگانا ہے کہ نہیں، اگر MQM اس کی demand کرتی ہے تو یہ اتحادی ہونے کے ناتے اپنے allies اپنے major partner سے demand کرے کہ جناب ہم چاہتے ہیں کہ یہ ٹیکس لگے۔ یہ صوبے کی kitty میں جاتا ہے یا وفاق کی kitty میں، اس میں کوئی فرق نہیں ہے، let it be in provincial kitty, let it be collected in the Province, تو agriculture tax کے بارے میں جو ساتھی مجھ سے پوچھ رہے تھے ہمارا mind بڑا clear ہے، ہم وہ ہیں جنہوں نے اس قانون کو متعارف کرایا تھا۔ اس قانون کی تباہی آنے والے آمر نے کی اور آج اس پر کچھ اکٹھا نہیں ہو رہا۔ agriculture sector GDP contribute 21% کرے، اس میں سے صرف ایک ارب سے کم پنجاب اور تیس کروڑ سندھ یہ ٹیکس اکٹھا کرتے ہیں۔ وہ ساتھی جو بار بار television channels پر آ کر اس کی مشہوری کرتے ہیں، ہم ان کو support کرتے ہیں لیکن ہم صرف support نہیں کرتے عملی اقدام لے چکے ہیں۔ بھائی 1998 December میں یہ tax introduce ہو چکا ہے۔ اسے اس خادم نے مسلم لیگ(ن) کی حکومت میں introduce کیا تھا۔ اسے آپ اب

recover کرنا شروع کریں، اس کے abuses جو fix mode میں کیا گیا ہے اسے ختم کریں۔ اگر آپ وہ نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم تقریریں کرنے، public claim میں تو ٹھیک ہوں، talks show میں تو ٹھیک ہوں یا political credit لینے میں تو ٹھیک ہوں but wheh it comes to the business then we should not be seen running away.

ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ اس کو uniform طریقے سے کریں، کئی مہینوں سے CCI میں summary pending ہے، اس پر فیصلہ کروائیں۔ I assure you on behalf of PML(N) and Punjab Government that we will be fully supportive to implement this tax in Pakistan according to the normal trends of the whole world. میں briefly عرض کروں گا، I know it is quite long, now I will try to be brief. میں آپ کے توسط سے اپنے بھائی حفیظ شیخ صاحب اور اس گورنمنٹ کو ایک مرتبہ پھر ریکارڈ پر کہنا چاہتا ہوں کہ he is over projecting revenue, he is under projecting expenditure. میں یہ کوئی sweeping statement ہوا میں نہیں دے رہا، ان کے colleagues یہاں بیٹھے نوٹ کر رہے ہیں، let me give you a few items کہ جہاں میں سمجھتا ہوں کہ آمدنی کے وسائل پچھلے سال کی طرح over projected ہیں اور اس سال نے ثابت کیا کہ I was right and they were wrong, انشاء اللہ time will tell کہ I was right again and they were wrong. انہوں نے FBR کی 2381 collection ارب روپے رکھی ہے، بجٹ پیش ہونے سے چند دن پہلے تک 24 مئی کو NEC کی میٹنگ میں you have approved an annual development plan, you are not running any grocery shop and you are not running some consultancy in the Middle East as you are handling. آپ ایک قوم کی مالی قسمت سے کھیل رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے جو figures دیئے ہیں وہ basis ہیں۔ میں یہاں explain کردوں کیونکہ میں Finance Ministry میں رہا ہوں۔ یہ ہوا سے figure نہیں آتے۔ اس کا ایک mechanism ہے جیسے ہم calculate کرتے ہیں، inflation ہوتی ہے آپ جب measures لیتے ہیں کہ ہم نے اتنے ٹیکس بڑھانے ہیں، اتنے کم کرنے ہیں اس کا impact ہوتا ہے، آپ نے ریلیف دینی ہے تو وہ minus ہوتے ہیں۔ آپ نے robust measures لیے ہیں کہ ہم چوروں کو پکڑیں گے یہ کریں

گے اس کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ان تمام چیزوں کو ڈال کر 2338 Billion کا figure انہوں نے مجھے NEC کی میٹنگ میں بتایا۔ All of a sudden, I got a shock of my life کہ انہوں نے 2381 billion project کیا which mean اس ایک item میں 43 billion is overstated. This income is over projected. اللہ کرے time will tell اور میں ان سے یہ demand کرتا ہوں کہ یہ 2381 Billion کی working مجھے دیں، اس ایوان کو دیں، ان لوگوں کو explain کریں کہ انہوں نے کیسے calculate کیا ہے۔اسی طرح انہوں نے CSF کے لیے، ڈیفنس کے نام پر آپ کو item ملے گی کہ 150 ارب روپے ملیں گے۔امریکہ کے بجٹ دیکھیں انہوں نے بھی projection کی ہے کہ ہم کیا دیں گے، کس طرح دیں گے، arrears کیسے clear کریں گے؟ انہوں نے اس میں پورے 150 ارب روپے لے لیے ہیں، ان کی projection 500 million to 600 million per annum ہے اس طرح انہیں arrears دینے ہیں اور اس ایک item میں اگر میں آٹھ سو ملین بھی لے لوں کہ ان کو مل جائیں گے چھ سو کے against تو یہاں پچھتر ارب کا revenue overstated ہے receipts آپ کی نہیں آئیں۔

تیسری item جو ہے وہ Petroleum Levy کی ہے۔انہوں نے ایک بار پھر 120 ارب عوام کے اوپر petroleum levy کے نام پر further bomb گرانے کا فیصلہ کیا ہے۔اس سال بھی ان کی جو collection تھی وہ 124 ارب کے against قریباً پچاس، ساٹھ ارب ہے۔ لوگ afford نہیں کرسکتے۔ ابھی آپ نے دیکھا کہ قیمت تیرہ، چودہ روپے بڑھی ہے اور انہوں نے صرف تین، ساڑھے تین روپے کم کی ہے۔ کیا یہ چاہتے ہیں کہ لوگ مارے جائیں، لوگ جہنم میں جائیں اور ہم ان سے چند پیسے اور بٹور لیں اور پھر ان کو ٹھیک طریقے سے استعمال کریں تو کوئی حرج بھی نہیں ہے وہ بھی ان کی عیاشیوں میں جائیں گے۔جناب والا، Petroleum Levy اگر ستر سے پچھتر ارب reasonable amount لیا جائے تو 45 ارب اس میں over budgeted ہے یہ resource نہیں آنے والا اور نہ ہی اس resource کو touch کرنا چاہیے۔ قیمتیں جتنی آسمان پر جاچکی ہیں، اس کے بدلے میں آپ کو لوگوں کو ریلیف دینا چاہیے جب یہ قیمتیں کم ہوں۔ ہمیں اس کو عوام کا خون چوسنے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے اور آخری بات، میں صرف چند منٹ میں ختم کردوں گا ورنہ تو بڑی لمبی فہرست ہے جس پر بات کروں.I will take another five, ten minutes sir

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ ختم کریں گے تو اس کے بعد رجوانہ صاحب اور مشاہداللہ خان نے بھی تو تقریر کرنی ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: نہیں آج تو نہیں ہو گی normally House adjourn ہو جائے گا۔ میں تو اپنی ذمہ داری پوری کر رہا ہوں. I will wind up in five minutes. لوگوں نے dinner پر بھی جانا ہے اور میں نے وعدہ کیا ہے کہ they will be going soon. PTA کا جو 3-G License ہے یہ پچھلے دو سال میں we have budgeted and we are not materializing پہلے سال پچاس ارب رکھا تھا، نہیں فروخت ہوا۔ اس پر 50ارب اس کا impact ہوا۔ اس سے پچھلے سال پچھتر ارب رکھا تھا۔ دوبارہ وہی بات ہوئی اور اچھا ہوا وہ فروخت نہیں ہوا۔ یہ throw away تھا انڈیا کا ماڈل سامنے رکھ کر کیا گیا لیکن میں تو hypothetical بات کر رہا ہوں کہ اگر میں مان لوں کہ ان کا لائسنس پچھتر ارب میں فروخت ہو جائے گا۔ آپ اپنی past history دیکھ لیں، آپ international trend دیکھ لیں۔ آپ کو تین installments میں پیسے ملیں گے۔ ابھی آپ due process شروع کریں گے، چھ مہینے کے بعد وہ ختم ہو گا you will get 1/3, you will get may be 25 Billion out of 79 Billion and you will still have a short fall of 50 billion. This is the most conservative تو میں نے جو آپ کو figure دیئے ہیں اور میرے حساب سے جو revenue over projection ہے وہ FBR میں 43 Billion ہے اور Defence CSF reimbursement 75 Billion کی ہے، Petroleum Levy میں 45 Billion کی ہے اور PTA جو sale اگر کہتے ہو وہ ہو بھی جائے تو وہ 50 Billion کی ہے اور 25 to 28 Billion ان کو ملے گا یہ 213 Billion کا ایک Hole ہے۔ ایک فیصد tax تو یہاں بڑھ جائے گی۔ انہوں نے اخراجات میں بھی اسی طرح Under Project subsidy کیے ہیں۔ میں یہ figure اس لیے دے رہا ہوں کہ I request Mr. Chairman through you and through honourable Leader of the House to give a piece of advice, piece of wisdom to the Government کہ خدا کے لیے اس کو کرو، نہ ہر سال بار بار آپ embarrassment میں تاریخ میں بھی لکھے جاؤ کہ آپ کبھی بھی کوئی چیز deliver نہیں کر سکے، آپ چیزوں کو ابھی بھی review کر لو, you should be honest to the country, you should be honest to the people of Pakistan. اخراجات میں چند items

چھوٹی نہیں چار پانچ ہیں اس کے بعد میں wind up کروں گا۔ انہوں نے Civil Government کے لیے 239 ارب روپے رکھے ہیں یہ ہمارے بھائی جو بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کی salaries and allowances وہی ہیں۔ This working was based on 15% increase وہ جو سیاست ہوتی ہے جب Cabinet کی میٹنگ میں نیچے والے سیکنڈ روم میں جاتے ہیں ادھر اس کو ایک دم بیس فیصد کیا most welcome بیس دیں، پچیس دیں لیکن اس بجٹ میں اس کی provision کی 11 or 12 billion extra نہیں ہے the working is based on 15% actual that is going to cost 20% and your figure difference is about 12 to 14 billion. اسی طرح انہوں نے جو فرٹیلائزر کی سبسڈی رکھی ہے یہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہم فرٹیلائزر پر پچاس ارب خرچ کریں گے تو میرے بھائی بجٹ میں بھی پچاس ارب روپے رکھو۔ کسان کہاں جائیں گے؟ اس میں انہوں نے چھبیس ارب رکھ دیا ہے۔ تو یہ چوبیس ارب کیا ہمارا چچا سام ہمیں بھیجے گا as a special case چچا ہی ہوتا ہے جی۔ خود کہہ رہے ہیں کہ ہم کسانوں کے لیے پچاس ارب روپے کی فرٹیلائزر کی قیمتوں میں اپنے پلے سے ڈالیں گے اور بجٹ میں پیسے کتنے رکھ رہے ہیں صرف چھبیس ارب روپے۔ بھائی صاحب! یہ کس طرح کی counting ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اتنی بڑی بڑی کتابیں کون پاگل پڑھے گا مگر کچھ پڑھنے والے ہوتے ہیں وہ بیٹھ کر پڑھ لیتے ہیں۔ آغا صاحب! ہمارے ساتھ ہوتے تھے تو ہم بیٹھ کر پڑھتے تھے، آج بھی اللہ کرے یہ پڑھ رہے ہوں۔ چچا چچی کے ذریعے بھیجے گا۔ یہ بات صحیح کہہ رہے ہیں کیونکہ چچی کی منظوری ضروری ہے۔ ہم پھر حنا ربانی صاحبہ سے بات کریں گے۔ اسی طرح انہوں نے اتصالات کے لیے کیا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کو بھی پتا ہے کہ پچھتر ارب روپے ہمارے اتصالات کے ذمہ due ہیں۔ کئی سال ہوگئے ہیں اور public consumption کے لیے بہانہ یہ تھا، میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ I think چونکہ یہ پانچواں بجٹ ہے۔ یہ اس جمہوری حکومت کا آخری سال ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مکمل ایمانداری کے ساتھ اس floor اور آپ کے ذریعے لوگوں تک اصلی خبر اور اصلی facts بتا دیں۔ یہ میری ذمہ داری ہے جو کچھ مجھے پتا ہے مجھے بتانا چاہیے۔ یہ تقریباً پچھتر ارب روپے ہم پچھلے تین سال سے ان کا انتظار کررہے ہیں۔ پہلے حکومت یہ کہتی تھی کہ پنجاب نے PTCL کی اتنی پراپرٹی ابھی transfer نہیں کی، سندھ نے اتنی نہیں کی۔ آپ پتا کر لیں پنجاب 90% سے زیادہ transfer کرچکا ہے sir let me tell you with complete responsibility you know I have acted as Advisor to UAE you know certain Royal

میں نے بھی پاکستان کے لیے کوشش کی کہ آپ families I know what is the reality مہربانی کریں ہمیں پیسوں کی ضرورت ہے اور آپ دیں وہ کہتے ہیں Mr. Dar what are you talking about آپ کے وزیر grid traffick میں ملوث ہیں۔ آپ کے وزیروں نے illegal exchanges لگائی ہوئی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں دو سو سے اڑھائی سو ملین ڈالر کا سالانہ نقصان ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: کسی کا نام نہ لیں let's not be personal چھوڑیں کسی کا نام نہ لیں۔ میں تو ملکی مفاد میں کہہ رہا ہوں یہ لیڈر ہیں، قائد ایوان پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں۔

Mr. Acting Chairman: The name is expunged from the Debate.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اس کا نام تو آیا ہی نہیں ہوگا کیونکہ mike on نہیں ہے۔ میری تقریر کو expunge نہ کردیں my speech remains میں نام لیے بغیر کہہ رہا ہوں۔ میں national issues identify کر رہا ہوں۔ محترم قائدِ ایوان پیپلز پارٹی کے ایک important رکن ہیں and the honourable Leader of the House is also General Secretary of the party. دوسرے Parliamentary Leaders میں Chief Whip sahib موجود ہیں، I would urge them to please make a collective effort. یہ پاکستان کے 75 ارب روپے ہیں۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ مجھے انہوں نے in confidence کہا ہے کہ جب تک آپ کی gate traffic بند نہیں ہوگی، ہم آپ کو پیسے نہیں دیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہماری feasibility was worked out on certain numbers and we have credible evidence. جناب! آج کے زمانے میں اس کام کو روکنا کون سا مشکل ہے provided there is a political will. ان میں سے ایک شخصیت دنیا سے جا چکی ہے، میں اس کے متعلق کوئی بات نہیں کرتا، اس میں ایک نہیں چند شخصیات involve ہیں۔ جناب! یہ ظلم ہے۔ یہ 800 million dollar پاکستان کی امانت ہیں۔ یہ 75 ارب روپے پاکستان میں آنے چاہییں۔ Let me put myself on record کہ یہ تب آئے گا جب آپ gate traffic بند کریں گے۔ Please rise above the party politics and try and convince the people کہ جو کچھ بنا لیا، جو کچھ کرلیا، خدا کے لیے اب بند کردو۔ پاکستان کا 75 ارب واپس آنے دو۔ انشاء اللہ، ہم پاکستان کا 75 ارب لے کر

دکھائیں گے۔ اِن کے پاس کرنے کے لیے time ہے، اگر انہوں نے نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو پہلے تین مہینوں میں یہ کام ہوگا۔ یہ gate traffic اس ملک میں بند ہو گی۔ اس ملک میں illegal exchanges بند ہوں گی اور پاکستان کے 75 ارب تو ایک طرف، ہم 75 روپے بھی کسی کی طرف نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارا یہ حق ہے۔ یہ پاکستان کا asset تھا۔ یہ قوم کی امانت ہے۔ یہ 75 ارب واپس آنا چاہیے اور انشاء اللہ، آئے گا۔

جناب چیئرمین! میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے پھر 75 ارب لکھا ہے، اگر یہ action ہوجائے، میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ میں آپ کو UAE سے پیسے لے کردوں گا۔ اگر آپ نے یہ action نہیں لیا تو پھر آپ ہوں یا ہم ہوں، پھر یہ پیسے نہیں ملنے والے۔ With all due respect آپ کو پتا ہے Middle East کے لوگوں کو 'بدو' کہا جاتا ہے۔ ان کا اپنا mindset ہے، وہ جب کسی بات پر اڑ جاتے ہیں تو پھر اڑ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں حق پر اڑنا اچھی بات ہے۔ ہمیں چاہیے کہ چلیں ماضی کو ہم دفن کریں لیکن آئندہ کے لیے اس کو ٹھیک کرلیں۔ اگر قائدِ ایوان کو further کوئی detail چاہیے، تو میں ان کو دوں گا۔ میں ان کو urge کرتا ہوں، آپ کو urge کرتا ہوں، اسلام الدین شیخ صاحب کو اور دوسرے پارلیمانی اتحادیوں کو urge کرتا ہوں کہ please چند لوگوں کی خاطر پاکستان کے 75 ارب روپے ڈوبنے سے بچالیں۔ پاکستان کا یہ پیسہ واپس آسکتا ہے۔

جناب چیئرمین! آخری چیز expenditure کے حوالے سے ہے۔ میں عرض کررہا تھا کہ یہ پیسے آئیں گے، اگر خدانخواستہ نہ آئے تو پھر ہمارے لیے مسئلہ بن جائے گا۔ ہم نے financing میں پیسے ڈالے ہوئے ہیں، یہ اخراجات میں نہیں ہیں کہ ہمیں 75 ارب وہ بھی آئیں گے، یہ ہماری requirement کے لیے help کریں گے۔ آخری item انہوں نے exchangeable bond رکھا ہے کہ 500 million dollar کے exchangeable bonds issue کریں گے جس کا مطلب ہے کہ تقریباً 45 ارب روپے۔ اگر آپ نے یہ 45 ارب لانا ہے تو اس کے لیے آپ کو بہت کام کرنے کی ضرورت ہوگی ورنہ خسارہ، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ salary کے 12 ارب، fertilizer کے 24 ارب، اتصلات کے 75 ارب، bonds کے 45 ارب، یہ کل 155 ارب بنتے ہیں۔ 155 ارب کی financing اور expenditure کا negative impact which is about 0.7% اور جو میں نے آپ سے آمدنی کے over-projected ہونے کا ذکر کیا کہ جو 213 ارب روپے over-projected ہیں which is again 1% اور جو provincial surplus ہے، ان تینوں چیزوں کو ملالیں تو

declared fiscal deficit 4.7 کی بجائے 6.45% پر جائے گا۔ ہمیں اس چیز کو روکنا ہے۔ اس کے لیے ایک ہی طریقہ ہے کہ کمر کس لیں۔

پاکستانی عوام کے بنیادی issues کو حل کرنے کے بارے میں ہم اللہ تعالیٰ سے وعدہ کریں کہ come what may ہم نے ایک دن، ایک گھڑی بھی ضائع کیے بغیر ان macro-economic problems اور macro-economic imbalances کو چاہے وہ غربت، مہنگائی، low low GDP growth, public debt, investment, low domestic saving or public state enterprises کے losses ہوں، ہم نے مل کر ان تمام برائیوں کو اس ملک سے ختم کرنا ہے۔ This is the solution and this is doable. All it needs is honesty, political will, transparency, good governance, commitment and a real action against corruption. میں نہیں کہہ رہا، عالمی ادارے کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ملک میں تقریباً 8,000 ارب کی corruption پچھلے چار پانچ سالوں میں ہوئی ہے۔ This is a huge figure. We cannot afford it.

جناب چیئرمین! اپنی پارٹی کے ایک clear stance کے باوجود، میں اپنی leadership کا بھی مشکور ہوں، میں دونوں Houses کی اپنی مشترکہ پارلیمانی پارٹی کے colleagues کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اجازت دی کہ میں اس ایوان میں ایمانداری کے ساتھ، مسلم لیگ (ن) کی قیادت اور اس پارٹی کی طرف سے، بجٹ کے figures کے بارے میں اپنی ایماندارانہ، professional اور بالکل unbiased تجاویز دوں، مسائل کو flag کروں اور ان کا حل propose کروں۔ صرف مسائل کی نشاندہی کافی نہیں ہے، میں نے ساتھ ساتھ حل بھی تجویز کیے ہیں۔ جیسا کہ میں نے آخر میں کہا اس کے لیے it all needs good governance, transparency, political will, honesty and a real *jihad* against corruption. If we can do that collectively, *insha-Allah*, Pakistan is going to be a great nation. میرا ایمان ہے، come what may اس ملک کے ساتھ جس نے غداری کی، اس کا ستیاناس ہوا۔ Please don't forget this. پاکستان کو آدھا کرنے والے، اندرا گاندھی اور مجیب الرحمٰن، وہ نہ صرف خود unnatural موت مرے بلکہ ان کی نرینہ اولاد بھی ختم ہو گئی اور ان کی نسلیں ختم ہو چکی ہیں۔ ان کی نسل نہیں چل رہی، ان کے بیٹے ایک بھیانک طریقے سے مرے۔

We must take a lesson. This is the only country on the globe which was created in the name of لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ Even Saudi Arabia was not created in the name of that *Kalma Sharif*. Anybody who would be dishonest, disloyal and traitor to this country, is going to have a dreadful end. This is my *Emaan* as a Muslim and a Pakistani. I think if we can come out of petty politics and try to be a good Muslim and try to take this country forward, this country *insha-Allah*, is going to be a beautiful country on the globe of the world. Thank you Mr. Chairman.

(Desk thumping)

Mr. Acting Chairman: Thank you Dar *sahib*. It was a wonderful speech. I hope it will be taken under consideration. I wish the Finance Minister would be here. Bader *sahib*.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائد حزب اقتدار): بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ میں جناب قائدِ حزبِ اختلاف کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج کی بحث میں حصہ لیا اور بہت مثبت انداز سے بحث میں contribute کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا رویہ پاکستان میں working democracy کے لیے، خصوصی طور پر اپوزیشن کے رہنماؤں کے لیے ایک role model بن سکتا ہے۔ وہ رہنما جو جمہوریت پر یقین نہیں رکھتے، وہ بھی ان سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میں قائدِ حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، ان کو suggest کرتا ہوں کہ کل آخری دن ہے، یہ اپنی تجاویز اور recommendations کو consolidate کریں اور فنانس کمیٹی کے سپرد کردیں تاکہ پھر یہ تجاویز باقاعدہ طور پر قومی اسمبلی میں adoption کے لیے بھیجی جاسکیں۔ میں چیئرمین صاحب آپ کا اور Leader of the Opposition کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خان صاحب! آپ اور رجوانہ صاحب کل تقریر کریں گے؟ ٹھیک ہے۔ جی شیخ صاحب۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ: جناب چیئرمین! ہمارے ایم کیو ایم کے سینیٹر صاحبان نے کراچی کی law and order کی خراب صورتحال، بھتہ خوری اور ٹارگٹ کلنگ کے مسئلے پر بائیکاٹ

کیا۔ آپ کے حکم پر میں ان کے پاس گیا تھا اور ان کو واپس لے کر آیا ہوں۔ ان کا یہ مطالبہ تھا کہ سندھ حکومت، وہاں کے Home Department اور وفاقی حکومت کو ان کے تحفظات یہاں سینیٹ سے بھجوائے جائیں تا کہ کراچی میں امن و امان کی صورتحال بہتر ہو۔ اس سلسلے میں ان کو یقین دہانی کرائی گئی جس کے بعد وہ صاحبان تشریف لے آئے ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 5th June, 2012 at 4:30 pm.

[The House was then adjourned to meet on Tuesday, the 5th June, 2012 at 4:30 pm]